امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ
رہبر معظم خامنہ ای
کی نظر میں

جمع و ترتیب:
ابن حسن محمد عبداللہ

معراج کمپنی
بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب: امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ رہبر معظم خامنہ ای کی نظر میں

جمع وترتیب: ابن حسن محمد عبداللہ

کمپوزنگ: انس کمیونیکیشن **0300-4271066**

ناشر: معراج کمپنی لاہور

زیرِ اہتمام: ابوظہیر

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد

0333-5234311

عَرضِ ناشر

ایک مدت سے خواہش تھی کہ دو بزرگوں جناب امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم علی خامنہ ای مدظلہ پر کوئی کام کروایا جائے مگر یہ سوچا بھی نہ تھا کہ یہ دونوں عظیم رہنما کسی دن ایک ہی جگہ پر یکجا ہو جائیں گے۔

زیر نظر کتاب کو ہمارے دوست ابن حسن محمد عبداللہ نے انٹرنیٹ سے جمع کر کے ان کو مرتب کیا، اس میں جناب رہبر معظم کے بیانات سے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اقتباسات کو جمع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین قبول فرما کر ہمیشہ کی طرح ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

اگر اللہ نے توفیق دی تو انشاء اللہ ہم جناب رہبر معظم کی تمام کتب جو دستیاب ہوں گی ان کو مرحلہ وار شائع کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اگر آپ کے پاس رہبر معظم کی کوئی کتاب ہو تو ادارہ کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

معراج کمپنی کے قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ادارہ ''مصباح القرآن ٹرسٹ'' نے ہمارے ادارہ سے شائع ہونے والی کتب کو اپنی ویب سائٹ www.misbahulqurantrust.com پر شائع کرنے کی رضا کارانہ پیش کر کی تھی جس کو انتہائی ممنونیت کے ساتھ تسلیم کرتے ہوئے جناب رہبر معظم سید علی خامنہ ای کی شائع شدہ تمام کتب اس ویب سائٹ پر مطالعہ کے لئے پیش کی جا چکی ہیں اور جب تک معراج کمپنی کی اپنی ویب سائٹ تیار نہیں ہو جاتی اس وقت تک آپ ہماری تمام کتب اسی

ویب سائٹ پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت مصباح القرآن ٹرسٹ اور ان کے تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو دین دنیا اور آخرت میں کامیابیاں عطا فرمائے۔

جب آپ اپنے لئے دعا کریں تو ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھیں تا کہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے، اگر کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو یہ سوچ کر معاف فرما دیں کہ انسان کی سب کوششوں کے باوجود غلطی کی گنجائش بہرحال رہ جاتی ہے، اس غلطی سے ادارہ کو آگاہ کریں تا کہ آئندہ اس کو درست کر لیا جائے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں اور ممتاز شخصیت

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ بے مثال اور ممتاز خصوصیات کے مالک تھے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر جتنا ھم غور کرتے ہیں آپ کی شخصیت اور بھی نمایاں اور بے مثال دکھائی دیتی ھے۔ اگر چہ آج ان کے فراق کا داغ ہمارے دلوں کو تڑپا رہا ہے اور غم کی سنگینی ہمارے دلوں پر بوجھ بنی ہوئی ہے ان کے فقدان کا کہیں زیادہ احساس کرر ہا ہوں۔

وزیر اعظم اور کابینہ سے بیعت کے موقع ہر قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس ۱

ارادہ الٰہی اور شرعی ذمہ داریوں میں محو

امام کی شخصیت بڑی حد تک ان کے عظیم اہداف اور مقاصد سے وابستہ ہے۔ آپ اپنی بلند ہمتی کے باعث اعلٰی اہداف کا انتخاب کیا کرتے تھے۔ عام لوگوں کے لیے ایسے اہداف کا تصور بھی دشوار تھا اور لوگ سمجھتے تھے کہ یہ اعلٰی اہداف نا قابل حصول ہیں۔ لیکن آپ کی بلند ہمتی، ایمان وتوکل، جہد مسلسل اور اس عظیم انسان کی ذات میں پوشیدہ بے پناہ صلاحیتیں اور توانائیاں کارفرما تھیں اور وہ اپنے مطلوبہ اہداف و مقاصد کی سمت بڑھتے چلے جاتے اور اچانک سب دیکھتے کہ وہ اعلٰی اہداف حاصل ہو گئے ہیں۔

آپ کے کام کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ آپ حکم الٰہی اور شرعی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کھو جایا کرتے تھے۔ آپ کے سامنے ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا

تھا۔آپ حقیقی معنوں میں ایمان اور عمل صالح کے مصداق تھے۔آپ کا ایمان پہاڑ کی مانند مستحکم تھا اور عمل صالح کی انجام دہی میں آپ کبھی نہ تھکنے والی حیرت انگیز شخصیت کے مالک تھے۔(نیک) کاموں کی انجام دہی میں آپ انتہائی قوی اور باہمت شخصیت کے مالک تھے جو سبھی کے لئے حیران کن تھی۔

وزیراعظم اور کابینہ سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس [illegible]

جامع صفات کی حامل عظیم شخصیت

ہمارے عظیم اور ہر دلعزیز رہبر کبیر کی شخصیت کا درحقیقت انبیائے الٰہی اور آئمہ معصومین کے بعد کسی بھی اور شخصیت سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔وہ ہمارے لئے عطیہ الٰہی، حجت خدا اور عظمت الٰہی کی نشانی تھے۔جب انسان انہیں ں دیکھتا تو بزرگان دین کی عظمت کا اندازہ کر لیتا۔ہم رسول خدا، امیرالمومنین، سیدالشہداء،امام جعفر صادق اور دیگر اولیاء علیہم السلام کی عظمت کا صحیح تصور تک بھی نہیں کر سکتے۔ہمارے ذہن اس سے کہیں چھوٹے ہیں کہ ان عظیم ہستیوں کی عظمتِ ذاتی کا احاطہ کر سکیں یا اسے دائرہ تصور میں لاسکیں۔لیکن جب کوئی شخص ہمارے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت کو دیکھتا ہے، قوت ایمانی، عقل سلیم، حکمت ودانائی، صبر و بردباری، سچائی و پاکیزگی، تجملات دنیا سے بے اعتنائی، زھد وتقویٰ و پرہیزگاری، خوف خدا، اور اللہ تعالیٰ کا پرخلوص عبادت کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس عظیم انسان اور آسمان ولایت کے خورشید تابناک کے سامنے سر تعظیم خم کر دیتا ہے اور خود کو ان کے سامنے ذرے سے بھی کمتر سمجھتا ہے، انسان کو کسی حد تک اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء معصومین کی ذات کس قدر عظیم ہے۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے ارکان اور کمانڈروں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس [illegible] ۱

فاتح فتح الفتوح

آپ نے محاذ جنگ پر ملنے والی ایک کامیابی کے موقع پر مجاہدین سے فرمایا: فتح الفتوح کا مطلب آپ جیسے انسانوں اور جوانوں کی تربیت کرنا ہے۔ درحقیقت اس فتح الفتوح کے فاتح وہ خود تھے۔ وہ تھے جنہوں نے ایسے انسانوں کو تیار کیا تھا۔ وہ تھے جنہوں نے یہ ماحول تیار کیا تھا۔ وہ ہی تو تھے جنہوں نے یہ راستہ بنایا تھا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے جنہوں نے اسلامی اقدار کو زوال اور حاشئے پر چلے جانے کے بعد حیات نو بخشی۔ آپ کی میراث یہی اقدار ہیں اور اسلامی جمہوریہ ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے وہ کسی بھی عہدے پر کیوں نہ ہوں، اسلامی جمہوری نظام اور اس کی اقدار کے تحفظ کے لئے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا ثبوت پیش کرنا چاہئے۔

نماز شب کا گریہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ ایسی عظیم شخصیت کے مالک تھے کہ انبیا اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) کے علاوہ کسی اور میں ایسی خصوصیات اور پہلوؤں کا تصور بھی دشوار ہے۔ اس عظیم انسان نے قوت ایمانی کو عمل صالح کے ساتھ، آہنی ارادے کو بلند ہمتی، اخلاقی شجاعت کو حکمت و تدبیر، جرأت اظہار و بیان کو سچائی و متانت، معنوی اور روحانی پاکیزگی کو ہوشیاری و سیاست، تقویٰ و پرہیز گاری کو تیز رفتاری و استحکام، قائدانہ رعب و دبدبے کو محبت و الفت کے ساتھ مختصر یہ کہ بہت سی پاکیزہ اور نادر صفات کہ جن کا صدیوں کے دوران بعض عظیم لوگوں میں جمع ہوجانا شاید ہی ممکن ہوا اپنے مبارک وجود میں جمع کیا۔ یہ ساری صفات آپ کی نادر روزگار شخصیت میں موجود تھیں، آپ کی شخصیت بے نظیر تھی اور آپ کی انسانی عظمت تصور و تخیل سے بالاتر ہے۔

وہ ملت ایران کے لئے رہبر، باپ، استاد، مقصود اور محبوب اور مستضعفین عالم خاص طور پر مسلمانوں کے لئے روشن مستقبل کی نوید تھے۔ وہ خدا کے صالح و متواضع

بندے، نیمہ شب میں پیش پروردگار گریہ کرنے والے ہمارے دور کی عظیم شخصیت تھے۔ وہ مسلمان کامل کے لئے سر مشق عمل اور ایک اسلامی رہنما کا بے بدل نمونہ تھے۔ انہوں نے اسلام کو عظمت دی اور قرآن کے پرچم کو پوری دنیا میں لہرایا۔ انہوں نے ملت ایران کو اغیار کی قید سے نجات دلائی اور حمیت، تشخص اور خود اعتمادی عطا کی۔ انہوں نے خود مختاری اور آزادی کا نعرہ پوری دنیا میں عام کیا اور دنیا کی ستم رسیدہ اقوام کے دلوں امید کی شمع روشن کی۔ ایسے دور میں جہاں طاقتور سیاسی ہاتھ دین و روحانیت اور اخلاقی اقدار کو مٹانے پر کمر بستہ تھے انہوں نے دین و روحانیت اور اخلاقی اقدار کی بنیادوں پر نظام حکومت قائم کیا اور اسلامی سیاست اور حکومت کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے دس سال تک تیز ترین طوفانوں اور فیصلہ کن مراحل میں اسلامی جمہوریہ کی پوری طاقت سے حفاظت اور رہنمائی کی اور اسے محفوظ مقام پر لا کھڑا کیا۔ ان کی دس سالہ قیادت کا دور ہمارے عوام اور حکام کے لئے ناقابل فراموش اور قیمتی ذخیرہ ہے۔

ملت ایران کے نام پیغام سے اقتباس [illegible] ھ ۲

بے مثال شخصیت

امام رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا دنیا کے کسی بھی رہنما سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا، صرف انبیاء اور آئمہ معصومین کے ساتھ موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ ان ہی کے شاگرد تھے یہی وجہ ہے کہ (امام خمینی کا) دنیا کے کسی بھی لیڈر کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

اسلامی انقلاب کمیٹی کے ارکان اور کمانڈروں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

[illegible] ھ ۲

حکیم و دانا اور دور اندیش انسان

امام رحمۃ اللہ علیہ انتہائی دانا، دور اندیش، انسان شناس، حکیم، تیز بین، حلیم الطبع اور

مستقبل کو دیکھنے والے تھے، ان صفات میں سے کوئی ایک بھی صفت کسی بھی شخص کو اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرنے اور دوسروں کے لئے قابل احترام بنانے کے لیے کافی تھی۔ امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) ایسے متین، بردبار اور حلیم الطبع تھے کہ اگر کسی محفل میں سو آدمی بات کر رہے ہوں اور ان کی بات سے آپ متفق نہ ہوں تب بھی اگر ضروری نہ ہوتا تو آپ کوئی بات نہیں کرتے اور خاموش رہتے، حالانکہ اگر معمولی لوگوں کے سامنے ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات کی جائے تو ان میں فوری جواب دینے کا جذبہ کروٹیں لینے لگتا ہے۔

اسلامی انقلاب کمیٹی کے ارکان اور کمانڈروں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

نفس اور خواہشات پر مسلط انسان

حقیقتاً ہمارے ہر دلعزیز امام جیسے بے نظیر اور عظیم انسان کو منتخب انسان، عظیم دماغ، پاکیزہ ترین دل نذرانہ تکریم و تعظیم پیش کرتے ہیں۔ ظاہری عہدے اور مقام کی بنا پر جن لوگوں کا احترام کیا جاتا ہے ان میں اور ایسے شخص میں جس کا اس کی شخصیت و عظمت اس کی گہرائی اور گیرائی اور جس کی حیرت انگیز صفات، ہر محب کمال انسان کو تعظیم واحترام اور تعریف ستائش کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں، بڑا فرق ہے۔

امام رحمۃ اللہ علیہ مختلف النوع صفات کے مالک تھے: آپ انتہائی خردمند، دانا، منکسر المزاج، زیرک و ہوشیار و بیدار، محکم و مہربان بردبار اور متقی انسان تھے۔ ان کے سامنے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش نہیں کیا جاسکتا تھا۔ وہ آہنی ارادے کے مالک تھے اور کوئی بھی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی تھی۔ وہ انتہائی رحم دل اور مہربان تھے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا وقت ہو یا انسانی زندگی کے ایسے مواقع ہوں جہاں فطری طور پر دل محبت اور مہربانی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نفسانی خواہشات، مادی لذات ان کے وجود کی اعلی چوٹیوں کو نہیں چھو سکتے تھے۔ وہ ہوائے نفس اور خواہشات پر پوری طرح مسلط تھے،

خواہشات ان پر غلبہ نہیں کر سکتی تھیں۔ وہ صابر و بردبار تھے اور سخت سے سخت حالات میں بھی ان کے بحر بے کراں میں تلاطم پیدا نہیں ہوتا تھا۔

افق انسانی کا سورج

میں تاریخ ایران میں سورج کی مانند چمکنے والے اس عظیم انسان کے اعلیٰ انسانی کمالات کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میں برسوں تک آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔ ۱۳۳۷ میں ان سے ملا اور ان کے درس میں شریک ہونے لگا۔ زندگی کے مختلف ادوار میں اور بحرانی حالات میں نے ان کے جچے تلے اقدامات کا مشاہدہ کیا۔ وہ غیر معمولی انسان تھے، وہ ہم ایسے بالکل نہیں تھے۔ حقیقتاً اس عظیم انسان کی صفات اور خصوصیات کو میں بیان نہیں کر سکتا۔

فوج میں امام خمینی کے نمائندے، وزیر دفاع اور دیگر عہدیداروں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس [illegible]

مخلص اور عبادت گزار

اصل بات یہ ہے کہ اگر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی شخصیت خلوص اور بندگی نہ ہوتی تو وہ یہ کامیابیاں کبھی حاصل نہ کر پاتے۔ یہ کارنامہ اس قدر عظیم ہے کہ خدا سے رابطے کے بغیر کوئی بھی شخص، تمام تر خصوصیات کے باوجود بھی انجام نہیں دے سکتا۔

امام رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں جو یہ عظیم تحرک پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے، اس کی وجہ یہ کہ آپ کا خدا سے رابطہ تھا اور آپ کو اس راستے میں کسی اور چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ آج جب وہ ہمارے درمیان نہیں ان کے ہیں، ان کی تعریفوں اور لوگوں کے تاثرات کا سیلاب امنڈ آیا ہے اور پوری دنیا ان کے اس عظیم کارنامے کی عظمت کا، جس نے انسانوں کے سمندر کو موجزن کر دیا ہے، اعتراف کر رہی ہے۔

یہ عظیم کارنامہ صرف اور صرف عزم، استقامت، بہادری، ہوشیاری، باریک بینی اور مستقبل شناسی کے ذریعے ہی ممکن تھا تاہم یہ صفات جوش وولولے کے اس عظیم طوفان کو وجود میں لانے سے قاصر تھیں، اصل بات خدا سے رابطہ اور اس سے مدد مانگنا تھا۔ اور اسی چیز نے امام رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور ان کے کارنامے کو تاریخ میں ابدی بنا دیا ہے۔

تعمیری جہاد کے مجاہدین سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

خلوص کا پیکر

ہمارے عظیم رہبر ور ہنما اور امام رحمۃ اللہ علیہ خلد آشیاں دنیا کی درخشاں شخصیت تھے۔ حقیقتاً ان کے جیسا رہبر نہ اس زمانے میں ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی گزرا ہے۔ دنیا کی معروف شخصیات کے درمیان، انبیا اور اولیا علیہم السلام کے بعد ایسی عظیم، ہمہ جہتی اور ہمہ گیر شخصیت دکھائی نہیں دیتی۔ میں اس بات پر پورا یقین رکھتا ہوں کہ اگر یہ عظیم انسان، علم و یقین، دانائی و بہادری اور مضبوط اردے جیسی تمام مثبت خصوصیات کے ساتھ ساتھ، اخلاص (عمل) اور خدا سے خاص رابطے سے بہرہ مند نہ ہوتے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ کامیابی ایسے حالات میں نصیب ہوئی جب دنیا میں تمام علامتیں دین کی تنہائی اس کی فرسودگی اور شیطانی و مادی افکار کے غلبے پر دلالت کر رہی تھیں۔

نگہبان کونسل کے فقہا اور قانون دانوں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

خلوص اور خدا سے رابطہ کامیابی کا راز

میرے خیال میں ان کی (امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی کامیابی کا سب سے بڑا راز خلوص اور خدا سے رابطہ تھا۔ آپ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ﴿۴﴾ کے معنی پر عمل کرنے اور خدا

کی لازوال طاقت کے سرچشمے سے وابستہ ہونے میں کامیاب رہے۔ جب کوئی ناچیز، کمزور اور محدود ظرفیت رکھنے والا انسان کسی بحر بےکراں سے متصل ہو جائے تو پھر کوئی مشکل اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ کوئی بھی انسان یہ کام کرے گا تو ایسا ہی ہوگا، البتہ ہر انسان کے لیے ایسا کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہے لیکن آپ (امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) نے ایسا کر دکھایا۔ ہمیں بھی اپنی صلاحیتوں کے مطابق کوشش کرنا چاہیے۔ بزرگ ہستیاں چوٹیوں پر کھڑی ہیں، ہمیں بھی پہاڑیوں کے دامن سے اوپر چڑھنا چاہیے اور ان کی طرف جانا چاہیے، اگر ہم چوٹیوں تک نہ بھی پہنچ پائیں تب بھی عمل کرنا ہم سب کا فریضہ اور ذمہ داری ہے۔

نگہبان کونسل کے فقہا اور قانون دانوں سے بیعت لینے کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی خصوصیات

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشن کے اہداف گنواتے ہوئے فرماتے تھے: عالمی سامراج کے خلاف جدوجہد، نہ مشرق نہ مغرب کے نعرے کے ضمن میں پوری قوت کے ساتھ اعتدال کو برقرار رکھنا، قوموں کی ہمہ گیر اور حقیقی خودمختاری، حقیقی معنوں میں خودکفالت، دینی اصول و شریعت و فقہ اسلامی کے تحفظ پر مسلسل اصرار اور عزم راسخ، اتحاد و یکجہتی کی برقراری، دنیا کی مسلمان اور مظلوم قوموں پر توجہ، اسلام اور مسلمان اقوام کے وقار کی بحالی، عالمی طاقتوں کے مقابلے میں مرعوب نہ ہونا، اسلامی معاشروں میں عدل و انصاف کا قیام، معاشرے کے مستضعف و پسماندہ اور محروم لوگوں کی بے دریغ حمایت اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش، ہم سب اس بات کے شاہد رہے ہیں کہ امام نے ہمیشہ ان خطوط پر بھرپور طریقے سے عمل کیا ہے اور کسی بھی طرح کے پس و پیش کے بغیر ان خطوط اور مشن کو آگے بڑھایا ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم ان کے راستے، اعمال صالح اور ان کے کردار و رفتار کی پیروی کریں۔

وزیراعظم اور کابینہ سے بیعت یا تجدید عہد کی تقریب میں
رہبر انقلاب اسلامی کے بیان سے اقتباس [illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد نو کی خصوصیتیں

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے عظیم امام ہیں ان کی عظیم خصوصیات نے نئے دور کا آغاز کردیا ہے اور آج جب ہمارے دل اور ہماری جانیں امت اسلامیہ کی اس بے مثال ہستی کے فراق میں غمزدہ ہیں تو ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ان عصری خصوصیات کو کہ جن کا آغاز امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا اور پوری قوم اور دنیا کو جن سے متعارف کرایا پہچانیں اوران کو برقرار رکھیں۔ حقیقی سوگواری یہ ہے کہ ہم فریضوں پر عمل کریں وہ عصر وہ دور جس کا آغاز امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اسے جاری رکھیں۔ اس نئے دور کی اپنی خصوصیات اور پہچان ہے ان خصوصیات میں قوم کے اندر خودمختاری و آزادی کے جذبے کی بیداری اور خوداعتمادی و خودکفالت ہیں وہ خصوصیات جنہیں قوموں سے چھین لینے کی منظم سازش کی گئی۔ اس دور کی ایک اور پہچان و خصوصیت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ جس کے موجد و بانی تھے، انسانی اقدار کا احترام اوراس کی جانب رجحان، عدل وانصاف اور انسانوں کے لئے حریت و آزادی اور لوگوں کے نظریات اوران کی رائے کا احترام ہے۔ یہی عظیم شخصیت جسے پوری دنیا کے لوگ آج احترام سے یاد کرتے ہیں اور جس کی عظمت و بزرگی کے صدق دل سے معترف ہیں کہتی تھی کہ مجھے رہبر کے بجائے خادم کہیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ آپ یہ بات بڑی سنجیدگی سے فرماتے تھے اوراس میں کسی طرح کا تکلف نہیں کرتے تھے وہ اس قدر عوام کا احترام کرتے تھے کہ خودکوان کا خدمت گزار کہتے تھے۔ ہم اس طرح کی پوری دنیا میں کوئی نظیر و مثال نہیں رکھتے اور تاریخ میں اس جیسی شخصیت کی مثال نہیں ملتی۔

فوجی کمانڈروں اور ولی فقیہ کے نمائندوں کی طرف سے بیعت
وتجدید عہد کی تقریب میں رہبرانقلاب اسلامی کا خطاب

[illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور راستے کا تعین

امام خمینی کا مشن ان کا راستہ جس پر ایرانی قوم رواں دواں ہے اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و سربلندی، محروموں اور مستضعفوں کے دفاع کا راستہ ہے جس نے ایرانی قوم کو پوری دنیا میں ایک زندہ اور سرافراز و آزاد قوم میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ قوم آج دنیا کی سب سے بیدار اور فعال قوم کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہے، اب یہ قوم دوسروں پر منحصر نہیں رہ گئی۔ یہ وہ خط ہے کہ جس نے اسلام کے تئیں لوگوں کے دلوں میں عشق و محبت کا جذبہ جگایا ہے اور انھیں اس راستے میں بے مثال فداکاریوں اور قربانیوں کا حوصلہ دیا ہے یہ راستہ، ہماری زندگی ہے یہی ہمارا وجود اور ہمارا انقلابی اور قومی تشخص ہے۔ پروردگار عالم کے فضل و کرم سے ہم اس راستہ پر پوری پائیداری و ثابت قدمی کے ساتھ گامزن ہیں جس کی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری تحریک کے دوران ہمیں تعلیم دی ہے۔ ہم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی راہ اور ان کے مشن، ان کے انقلاب ان کی کوششوں اور ایثار کو اپنی حیثیت اور سکت کے مطابق جاری رکھنے کے لئے آمادہ ہیں۔ ہمارا لہو اور ہماری زندگی اس راہ پر قربان ہے۔ ہماری سعادت خوش بختی اسی میں ہے کہ اپنی زندگی اسی راہ میں گزاریں اس میں شک و شبہے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

صدر کی تقرری اور توثیق کی تقریب میں رہبر انقلاب کا خطاب

۳/۶/۱۳۶۸

حقیقی رہنما

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد گذشتہ گیارہ برسوں کے دوران ہم نے ہدایت کا جو راستہ طے کیا ہے وہ کوئی معمولی اور عام راستہ نہیں ہے۔ اس مشکل ترین راستے کو طے کرنے کے لئے تائید غیبی اور توفیق الٰہی ناگزیر ہے۔ ہم عجیب و غریب پیچ و خم سے گزر رہے ہیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت و رہبری کی برکت کی وجہ سے عجیب و غریب نشیب و فراز کو ہم نے عبور کیا ہے اس راستے کو طے کرنے میں تائید الٰہی ہمارے شامل حال رہی ہے، خود امام

خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اسپر ایقان وایمان تھا میں نے خود ان کی زبانی سنا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں انقلاب کے آغاز سے ہی اس بات کا احساس کر رہا ہوں کہ ہر مقام پر راہ راست دکھانے اور ہدایت کرنے والا غیبی ہاتھ ہماری مدد کر رہا ہے اور یہ ہاتھ ہمارے آگے آگے چل رہا ہے نتیجتاً راستے ہمارے لئے آسان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ واقعی ایک حقیقت تھی کہ خداوند عالم نے ہماری سعی و کوشش اور خلوص و رغبت کے عوض ہماری مدد فرمائی تھی۔ یہ ہدایت و تائید الٰہی غافل انسان کو میسر نہیں ہوتی۔ اسی مناجات شعبانیہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ دل کی آنکھ کو منور کرنا اور بیدار دل کے لئے حقائق کو روشن کرنا اور مومن کو چشم بصیرت عطا ہونا یہ سب مفت اور بلاسبب انجام نہیں پاتا۔ بغیر جد و جہد اور سعی و کوشش کے خدا سے ارتباط ممکن نہیں ہو پاتا۔

امام حسین علیہ السلام کے یوم ولادت کے موقع پر سکیورٹی اہلکاروں کی بڑی تعداد سے ملاقات میں خطاب

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا دس سالہ دور ایک انقلابی معاشرے کا نمونہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دس سالہ دور ایک انقلابی معاشرے کا بہترین نمونہ ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارک کے آخری دس سال ہمارے انقلابی معاشرے کے لئے ایک بہترین نمونہ عمل ہے اور انقلاب کا اصلی راستہ وہی ہے جو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں دکھایا۔ خام خیالی میں مبتلا ہمارے اندھے دشمن یہ سمجھ رہے تھے کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد وہ انقلابی راستہ بھی معاشرے سے رخصت ہو جائے گا جس کے بانی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ زندہ رہنے والی حقیقت کا نام ہے۔ ان کا نام اس انقلاب کا پرچم، اور ان کی راہ اس انقلاب کی راہ، اور ان کے اہداف اس انقلاب کے اہداف ہیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی امت اور ان کے شاگرد جو اس ملکوتی وجود کے سرچشمہ سے سیراب ہوئے ہیں اور جنھوں نے اپنا اسلامی عز و شرف اسی ذات سے حاصل کیا ہے اس وقت اس بات کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ دوسری مسلمان اور غیر مسلم قومیں بھی اس عظیم قائد و رہنما کی انقلابی تعلیم کے نسخے کو

اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ رہی ہیں اور انھوں نے اپنی آزادی وسربلندی اسی راہ میں پائی ہے۔ آج اس دور کی اس بے مثال تحریک کی برکت سے پوری دنیا کے مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور ظالمانہ تسلط کے شاہی محل کھنڈرات میں تبدیل ہورہے ہیں۔قوموں نے قومی تحریک کی اہمیت کو درک کرلیا ہے اور انھوں نے شمشیر پرخون کے غلبے کا تجربہ کرلیا ہے دنیا والوں کی نظریں ایران کی شجاع قوم پر ٹکی ہوئی ہیں۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی پہلی برسی کے موقع پر رہبر انقلاب اسلامی کے پیغام کا اقتباس [illegible] ۱۰ [illegible]

اسلامی جمہوریہ کی تشکیل کے بنیادی عناصر

اسلامی جمہوری نظام کی تشکیل کا ایک بنیادی عنصر اسلام پسندی اور مستحکم اسلامی اور قرآنی بنیادوں پر تکیہ ہے۔امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام پر تکیہ کیا اور اسلام کے نام پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس بات پر ان کا اصرار تھا کہ ملک کے تمام سرکاری محکموں اور سماج کے اندر اسلامی قوانین اور اصولوں کو حقیقی معنی میں نافذ کیا جائے البتہ یہ ایک طویل المیعاد کام تھا۔ امام بھی اس کو جانتے تھے کہ مختصر سے عرصے میں یہ مقصود حاصل نہیں کیا جاسکتا، امام نے راستہ کھلا رکھا اور اپنی تحریک شروع کردی اور سمت کی بھی نشاندہی فرمادی اور سب یہ سمجھ گئے کہ تمام معنی میں اسلامی تعلیم اور اسلامی احکامات کی جانب ہی رخ کرنا ہے اور معاشرے و نظام کو اسلامی معاشرہ اور نظام بنانا ہے تاکہ انصاف قائم کیا جاسکے غربت کا خاتمہ ہو بدعنوانیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے اور قوم کو جو مسائل اور مشکلات درپیش ہیں ان کا ازالہ ہو۔

دوسرا عنصر جس پر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ توجہ فرماتے تھے وہ عوامی عنصر تھا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے عوامی نظام پر یقین رکھتے تھے جو صحیح معنوں میں اسلامی ہو اور جس کا بنیادی عنصر عوام ہوں۔وہ عوام کو تمام موقعوں اور مرحلوں پر خاص توجہ کا مرکز قرار دیتے تھے پہلا موقع نظام کی تشکیل کا تھا اس موقعے پر آپ نے فرمایا کہ نظام ایسا ہونا چاہئے جسے عوام

پسند کرتے ہوں اور جس سے وہ راضی ہوں۔ دوسرا مرحلہ عوام کے سلسلے میں حکام کی ذمہ داریوں کا تھا۔ تیسرا مرحلہ ملک کی ترقی و پیشرفت میں عوام کے افکار و نظریات اور تعاون سے استفادے کا تھا، یعنی عوام کی صلاحیتوں کا نکھارا جائے اور پھر اس سے استفادہ کیا جائے۔ اسی طرح عوام کو ہمیشہ تمام امور سے آگاہ اور باخبر رکھا جائے۔

تیسرا عنصر جو امام کے لئے خاص اہمیت رکھتا تھا وہ نظم و نسق کا عنصر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انقلاب کی کامیابی سے قبل ہی امام نے حکومت کا تعین کر دیا تھا۔

چوتھا بنیادی عنصر جسے امام نے اسلامی جمہوری نظام کی بنیاد قرار دیا اور بحمد اللہ جس کی وجہ سے یہ نظام باقی ہے وہ دشمن کے مقابلے میں استقامت اور تسلط کو قبول نہ کرنا ہے۔ امام نے ایک لمحے کے لئے بھی دشمن کے مکر و حیلے سے خود کو غافل نہیں رکھا اور نہ حکام کو غافل ہونے دیا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد کے زائرین سے خطاب سے اقتباس

۱۳۶۸ - ۹

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا بے مثال فن

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بڑا کارنامہ اور ہنر قوم کی مدد سے اپنی تحریک کے ذریعے اس سیاسی نظام کا خاتمہ کرنا تھا جو ایک بے ضمیر اور پٹھو شاہی نظام تھا وہ ایک ایسا نظام تھا جس کے حکام اور عہدیداروں کو نہ تو قوم کے جوانوں کے مستقبل کی کوئی فکر تھی نہ ہی ملک کی خود مختاری سے کوئی دلچسپی۔ رفاہ عامہ کے امور تو ان کے نزدیک درخور اعتنا ہی نہیں تھے۔ ملک کا نظم و نسق ایسا تھا کہ اسے نظم و نسق کا نام دینا مناسب نہیں جبکہ یہ وہ نظم و نسق تھا جس کی تھیوری دوسرے ملکوں سے درآمد کی گئی تھی۔ یہ ایک خالص ڈکٹیٹر شپ اور آمرانہ نظام تھا۔ ایسا نظام جو مختلف عناوین اور گوناگوں روشوں سے کہ جن میں سے کوئی بھی روش عوام کے عزم و ارادے کی آئینہ دار نہ تھی اور کوئی بھی روش ملک کے مفاد میں بھی نہ تھی، چلایا جا رہا تھا۔ انقلاب سے قبل اس وابستہ اور پٹھو نظام میں جو بالکل ناکارہ تھا عوام برائیوں اور

بے راہ روی میں گھرے ہوئے تھے یا دوسرے لفظوں میں اور بہتر انداز میں کہا جائے کہ عوام کو اخلاقی برائیوں بے راہ روی اور خود فریبی و بے ایمانی کی ترغیب دلائی جاتی تھی۔ یعنی عوام کو اس راستے پر لگایا جاتا تھا کہ روز بروز ملک میں بے ایمانی بدعنوانی اور برائی کا دور دورہ رہے اور لوگ حقیقی ایمان سے بے بہرہ ہو کر رہ جائیں اور بے راہ روی و اخلاقی برائیوں میں گھرتے چلے جائیں اغیار کے مقابلے میں احساس کمتری میں اضافہ ہوتا جائے، ملک میں ثقافتی اور اقتصادی خود مختاری کا کوئی مفہوم ہی نہ رہ جائے۔ اس فاسد و ناکارہ نظام کی بنیادی تصویر یہی تھی۔ اس صورت حال میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم کارنامہ یہ تھا کہ اس فاسد نظام کی جگہ ایک ایسا سیاسی نظام قائم کیا جس میں عوام سے تغافل کے بجائے ان سے محبت اور عشق کیا جانے لگا۔ قوم کی تقدیر سے لاپروائی کے بجائے ان کی تقدیر و مستقبل پر سب سے زیادہ توجہ دی جانے لگی۔ عوام اور جوانوں کے مستقبل کو نصب العین قرار دیا گیا۔ غیر ملکیوں کے مقابلے میں عوام کے اندر احساس کمتری کے بجائے خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہوا۔ سیاسی، سماج، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں غیروں کی تقلید کرنے کے بجائے اخلاقیت اور مقامی تعمیری صلاحیتوں کا مظاہر کیا گیا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد پر زائرین کے پرشکوہ اجتماع سے

رہبر انقلاب اسلامی کا خطاب [illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ مکتب قرآن کے شاگرد

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ مکتب قرآن کے شاگرد تھے اس عظیم انسان نے انقلاب کا خاکہ کھینچنے اور اس انقلاب کی بنیاد پر ایک نئے سیاسی نظام یعنی اسلامی جمہوریہ کی تشکیل میں پرودگار عالم کے فضل و کرم اور ہدایت الٰہی سے ایسی روش کا انتخاب کیا کہ جو پیغمبروں اور سرچشمہ غیب سے متصل بندگان خدا کی روش تھی۔ یہ اس لئے ہے کہ امام قرآن سے خاص انس رکھتے تھے اور مکتب قرآن کے قابل فخر شاگرد تھے۔ جب بھی کوئی موقع آیا آپ نے قرآن سے مدد لی۔ آپ قرآن کو اپنا ضابطہ حیات سمجھتے تھے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دوسری اہم بات جسے میں آج آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور مختصراً عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ اس طرح کی عظیم تحریک عام طور پر رجعت پسندی یا پسپائی جیسے مسائل سے دوچار ہوجاتی ہیں۔ اس طرح کے عظیم کارناموں کے سامنے رکاوٹیں بھی ہوتی ہیں۔ رجعت پسندی کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اسلام کے اصولوں اور فقہ اسلامی کے تناظر میں معاشرے کی تشکیل کرے لیکن وہ ظواہر پر ہی اکتفا کرلے اور اسلامی اصولوں اور تعلیمات کی چاشنی اور معنوی کشش سے نابلد رہے اور اس کا تشکیل کردہ نظام کسی قوم، کسی ملک کے مسائل کے حل پر قادر نہ ہو۔ دیکھئے اسلامی تعلیمات کی ہر انسان کو ہر آن ضرورت رہتی ہے اب اگر اسلامی نظام کو تشکیل دینے والا شخص ان اصولوں، احکام اور تعلیمات سے بے خبر ہے تو یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اگر ایک ایسے سیاسی نظام کے سربراہوں کی حالت جو اپنے نظام کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے دعوے کرتے ہیں ایسی ہوگی تو یقینی طور پر اسلام بدنام ہوجائے گا اور اسلامی احکام و معارف کا لازوال سرچشمہ معاشرے کو سیراب نہیں کر سکے گا۔ امام نے خود کو اس آفت سے مبرا کرلیا تھا۔ دوسری آفت و بلا جو اس طرح کے مواقع پر حکام اور عہدیداروں کو خطرات سے دوچار کرتی ہے وہ موقف سے پسپائی ہے یہ ایک خطرہ ہے یہ ایک بڑا خطرہ ہے جو صاحبان فکر ونظر کو لاحق رہتا ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اس آفت کے مقابلے میں پہاڑ کی مانند ڈٹے رہے اور کوہسار کی مانند ثابت قدم رہے۔

(کالجبل لا تحرکه العواصف) امام اس نظام کی تشکیل اور چھوٹے بڑے تمام امور میں ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

امام خمینی کی برسی میں شریک زائرین سے رہبر انقلاب اسلامی

خطاب ۱۰۰۱/۳/۹۱

محروم اور مظلوم عوام اسلامی انقلاب کے سپاہی

محروم اور مظلوم عوام اسلامی انقلاب کا لشکر ہیں اور یہی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی

تحریک کا شاخصانہ تھا۔ دو چیزیں اس انقلاب کا گرانقدر سرمایہ تھیں اور ہیں۔ ایک یہ ہے کہ انقلاب کا نصب العین اسلام اور دوسرے انقلاب کے سپاہی اوراس انقلاب کا لشکر مستضعف، محروم طبقہ اور جوان نسل ہے۔ انقلاب کو مستضعف اور غریب طبقے نے کامیابی سے ہمکنار کیا ہے اور آٹھ سالہ طویل جنگ کو اس مملکت کے جوانوں نے فتح مبین میں تبدیل کر دیا اور آج بھی ہمارے جوان اللہ اوراس کے دین کی راہ میں قدم بڑھا رہے ہے۔ آج بھی اگر انقلاب کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا تو سب سے پہلے میدان میں جولوگ اتریں گے وہ ہمارے نوجوان ہوں گے۔ دینی تعلیمی مراکز کے نوجوان یونیورسٹیوں کے نوجوان پورے ملک کے نوجوان اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان اور افراد ہوں گے جو اس انقلاب کی حفاظت کے لئے میدان میں قدم رکھیں گے۔ امام خمینیؒ اپنے پورے وجود کے ساتھ اسلام کے شیدائی تھے اور آج سب لوگ پورے وجود کے ساتھ امام کو چاہتے ہیں۔ امام کی باتیں بہت ہی صاف وشفاف ہیں ان کے کلمات واضح کلمات ہیں، ان کے کلمات قرآنی جھلک ہے۔ امام کے خطابات اوران کی باتیں آج بھی فضا میں گونج رہی ہیں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا وصیت نامہ اپنے امام کے ساتھ امت کا دائمی میثاق ہے۔ سب کو چاہئے کہ ان کی ان باتوں کو صحیح طریقے سے درک کریں اوران میں غور وفکر کریں تا کہ امام کی راہ کو صحیح طور پر پہچان سکیں اوراس میں کوئی غلطی نہ کریں۔ جولوگ امام سے محبت کا دم بھرتے ہیں لیکن امام کے افکار ان کی راہ وتعلیمات سے دور ہیں ہو امام خمینیؒ کے شیدائی نہیں کہے جاسکتے۔

امام خمینیؒ کی نویں برسی میں شریک سوگواروں کے عظیم الشان اجتماع سے رہبرانقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

4-6-1998

سماجی انصاف اور عوام پر اعتماد

میں چند اہم باتیں جنہیں ہم امام کی راہ وروش سے تعبیر کرتے ہیں یہاں پر عرض

کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ باتیں ہمیشہ امام کے پیش نظر رہتی تھیں، ان میں پہلے مرحلے میں تو اسلام ہے۔ امام اسلام سے بڑھ کر کسی بھی چیز کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔ امام کی تحریک اور انقلاب اسی اسلام کی حاکمیت کے لئے ہی تھا اور عوام نے بھی کہ جنھوں نے اس نظام کو قبول کیا انقلاب برپا کیا اور امام کو (رہبر) تسلیم کیا تھا وہ سب اسلامی جذبے کے تحت تھا۔ سب سے پہلی چیز جو امام کی نظر میں اور ان کے مشن میں سب سے اہم تھی وہ اسلام کے احکامات پر عمل آوری اور ایمان و عمل کے میدان میں اسلام کی حاکمیت تھی۔

دوسری بات عوام پر تکیہ اور اعتماد ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا، کسی کو بھی اسلامی نظام میں عوام، عوام کی رائے اور عوام کی خواہشات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ کچھ لوگ اب عوام کی رائے کو قانون اور جواز کی بنیاد قرار دیتے ہیں کم از کم عوام کی رائے کو قانون اور جواز کی بنیاد تو مانتے ہیں۔ عوام کی رائے کے بغیر، عوام کی مشاروت کے بغیر اور عوامی خواہشات کا احترام کئے بغیر اسلامی نظام کا خیمہ اور اس کا ستون ٹھہر نہیں سکے گا اور اس کی بنیاد مضبوط نہیں ہو سکے گی۔

البتہ عوام، مسلمان ہیں اور عوام کا یہ ارادہ اور ان کی خواہشات بھی اسلامی احکامات و قوانین کے دائرے میں ہی ہیں۔

امام کے مشن کی تیسری خصوصیت سماجی انصاف کا قیام اور محروم و مستضعف افراد کی مدد کرنا ہے کہ امام انہی لوگوں کو اس انقلاب کا وارث اور اس ملک کا مالک سمجھتے تھے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ غریب طبقے کو اس انقلاب کی کامیابی کا سب سے اہم عنصر سمجھتے تھے۔

ایک اور عنصر دشمن کو پہچاننا اور دشمن کے فریب میں نہ آنا ہے دشمن کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ کوئی بھی دشمن نہیں ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلامی نظام کا کوئی دشمن نہیں ہے؟ اس اسلامی نظام نے عالمی لٹیروں کو جو سالہا سال اس ملک کی دولت کو لوٹتے رہے اس سنہری موقع سے محروم کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ دشمن تو ہوں گے ہی اور ہم دیکھ بھی رہے ہیں کہ وہ ہم سے دشمنی کر رہے ہیں۔ پروپیگنڈوں میں، اقتصادی پابندیوں میں

اور جہاں جہاں بھی ان سے ممکن ہوتا ہے ہمارے نظام کے خلاف دشمنی کرتے ہیں اور یہ بات وہ کھل کر کہتے بھی ہیں۔

نماز جمعہ کے خطبہ سے اقتباس 1999-6-4

تمام اصولوں کا محور اسلام اور عوام ہیں

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے تمام اصول وقواعد کا محور دو چیزیں تھیں۔ ایک اسلام اور دوسرے عوام۔ عوام پر اعتماد کا نظریہ بھی امام نے اسلام سے حاصل کیا۔ یہ اسلام ہے جو قوموں کے حقوق، ان کی آراء، اور عوامی جہاد کے اثر اور اس کی اہمیت پر تاکید کرتا ہے۔ اسی لئے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشن کا محور اسلام اور عوام کو قرار دیا تھا۔ یعنی اسلام کی عظمت عوام کی عظمت، اسلام کا اقتدار عوام کا اقتدار، اسلام کا ناقابل تسخیر رہنا عوام کا ناقابل تسخیر رہنا ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی کی چوتھی برسی کے موقع پر
رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس 2003-6-4

امام کے سیاسی مکتب فکر کی شناخت

میں امام کے سیاسی مکتب فکر پر تکیہ کرنا چاہتا ہوں۔ امام کا سیاسی مکتب فکر ان کی پر کشش شخصیت سے جدا نہیں ہوسکتا۔ امام کی کامیابی کا راز اس مکتب فکر میں پنہاں ہے جسے انھوں نے متعارف کرایا ہے اور جسے انھوں نے ایک نظام کی شکل میں دنیا والوں کے سامنے پیش کیا۔ البتہ ہمارا عظیم اسلامی انقلاب عوام کے ہاتھوں کامیاب ہوا اور ایرانی عوام نے اپنی بے پناہ توانائیوں اور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا لیکن امت امام کے بغیر اور ان کے سیاسی مکتب فکر کے بغیر اس عظیم کام کو انجام دینے پر قادر نہیں تھی۔ امام کا سیاسی مکتب فکر ایک ایسا باب وا کرتا ہے کہ جس کا دائرہ اسلامی نظام کی تشکیل سے بھی کافی وسیع ہے۔ وہ سیاسی مکتب فکر کہ جسے امام نے پیش کیا اور جس کے لئے جدوجہد کی اس میں دنیا والوں کے لئے

ایک نئی بات ہے اوراس کے ذریعہ انھوں نے دنیا والوں کے سامنے ایک نئی بات رکھی اور نئی راہوں کی نشاندہی کی۔ اس مکتب فکر میں ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں کہ انسانیت جسے حاصل کرنے کے لئے بے قرار ہے اسی لئے یہ باتیں کبھی بھی پرانی نہیں ہوں گی۔ جو لوگ کوشش کررہے ہیں کہ امام کو ایک ایسی شخصیت کے طور پر پیش کریں جو تاریخ کا حصہ بن چکی ہو اور جو ماضی کی بات بن چکی ہے وہ اپنی اس کوشش میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔ امام اپنے سیاسی مکتب فکر کی شکل میں زندہ ہیں اور جب تک یہ سیاسی مکتب فکر زندہ ہے اس وقت تک امام کا وجود، امت اسلامیہ کے درمیان بلکہ بشریت کے درمیان باعث برکت اور جاوداں رہے گا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا سیاسی مکتب فکر بہت سی غیر معمولی خصوصیات کا حامل ہے۔ میں یہاں پر ان میں سے چند کی جانب اشارہ کرنا چاہوں گا۔ ان میں سے ایک خصوصیات یہ ہے کہ امام کے سیاسی مکتب فکر میں معنویت اور سیاست باہم آمیختہ ہیں اور امام کے سیاسی مکتب فکر میں معنویت سیاست سے جدا نہیں ہے، سیاست وعرفان سیاست واخلاق۔ امام جو اپنے سیاسی مکتب فکر کے مجسم نمونہ تھے ان کے اندر سیاست اور معنویت ایک ساتھ جمع تھی امام کے تمام اعمال وافعال اوران کے تمام اصول خدا اور معنویت کے محور کے گرد گھومتے تھے۔ امام کے اندر سیاست اور معنویت باہم تھی اور آپ اسی پر عمل کرتے تھے حتی اپنی سیاسی جدوجہد میں بھی وہ اپنا محور معنویت کو ہی قرار دیتے تھے۔ امام کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالی نے دنیا کی احسن تقویم کے معیار پر تخلیق فرمائی ہے اور وہ اس دنیا کو چلانے والا اور اس کا مالک ہے۔ آپ کا کہنا تھا کہ جو اللہ کی شریعت کی ترویج کے راستے میں قدم بڑھاتا ہے الٰہی سنت اور قوانین الٰہی اس کی مدد کرتے ہیں۔ امام کا یہ یقین تھا کہ

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

اور آسمانوں اور زمین کے سبھی لشکر اللہ کے ہیں اور اللہ سب سے

حکمت والا ہے۔ [1]

امام قوانین شریعت کو ہی اپنے اقدام وتحریک کی بنیاد سمجھتے تھے اور قوانین الٰہی کو ہی اپنی تحریک کی علامت سمجھتے تھے۔ امام کا ہر اقدام اور تحریک ملک وقوم کی فلاح و سعادت کے لئے تھے جو اسلامی اور شرعی تعلیمات کی بنیاد پر شروع کئے گئے۔ اسی لئے الٰہی فریضہ ہی امام کی نظر میں سعادت و بھلائی کی کنجی تھی۔ یہی چیز امام کو بڑے بڑے اہداف تک پہنچانے میں مدد دیتی تھی۔

دوسری خصوصیات

عوام کے کردار پر پختہ اور سچا یقین اور اسی طرح انسان کی شرافت اور انسان کے ارادے کے فیصلہ کن ہونے کے بارے میں یقین بھی امام کے مکتب فکر کی ایک اہم خصوصیات ہیں۔ امام کے سیاسی مکتب فکر میں انسانی تشخص گرانقدر ہے اور انسان عزت و اکرام کے لائق ہے اور اسی طرح انسانی تشخص طاقتور بھی ہے اور کارساز بھی۔ انسانی تشخص کو گرانقدر اور باشرف سمجھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی معاشرے کا نظم ونسق چلانے میں عوام کی آراء بنیادی کردار کی حامل ہوتی ہیں۔

ہمارے عظیم امام کے سیاسی مکتب فکر میں عوام کی رائے کا احترام یا جمہوریت، اسلامی تعلیمات سے اخذ کی گئی تھی اور یہی حقیقی جمہوریت ہے، امریکی یا وہ جمہوریت نہیں ہے جس میں عوام کو نعروں کے ذریعے محض فریب دیا جاتا ہے اور لوگوں کے ذہنوں کو اغوا کیا جاتا ہے۔

امام کے سیاسی مکتب فکر کی تیسری خصوصیت، اس مکتب فکر کا عالمی اور بین الاقوامی زاویہ نگاہ ہے۔ امام کے کلام میں مخاطب انسانیت ہے نہ فقط ملت ایران۔ ایران کی قوم نے امام کے اس پیغام کو دل کی گہرائیوں سے سنا، قبول کیا اور اس پر عمل کیا اس کے لئے جدوجہد کی اور وہ اسی کے سایہ میں عزت وخودمختاری حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی لیکن

---

[1] سورۂ الفتح: ۷

یہ پیام تمام بشریت کے لئے ہے۔ امام کا سیاسی مکتب فکر، پوری امت اسلامیہ اور پوری انسانیت کے لئے فلاح و بہبود اور عزت و خودمختاری کا ضامن ہے، یہ ایک مسلمان انسان کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے اور ساتھ ہی اس کے کاندھے پر بڑی ذمہ داری بھی، البتہ امام میں اور ان لوگوں میں جو اپنے آپ ہی اپنے لئے عالمی ذمہ داری کے قائل ہیں یہ فرق ہے کہ امام کا سیاسی مکتب توپ ٹینک اسلحہ اور شکنجہ کے ذریعہ کسی قوم کو اپنا پیرو نہیں بنانا چاہتا۔ امریکی کہتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری عالمی سطح کی ہے اور ہم دنیا میں جمہوریت اور انسانی حقوق کا قیام وفروغ چاہتے۔

کیا ڈیموکریسی کو پھیلانے کا طریقہ یہی ہے کہ ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا جائے؟ اسی طرح لاطینی امریکہ اور افریقہ میں حکومتوں کے خلاف بغاوت اور جنگ کی آگ بھڑکائی جائے؟ آج بھی مشرق وسطی میں فریب کاری، سازش اور ظلم وستم کا بازار گرم ہے۔ وہ اس طرح سے انسانی حقوق اور اپنی عالمی ذمہ داری کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ اسلام کا سیاسی مکتب فکر ذہن انسانی کو اعلی افکار ونظریات سے معمور اور نسیم بہاری کی مانند فضا کو معطر کر دیتا ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی مکتب فکر کی ایک اور اہم خصوصیت، اقدار کی پاسداری وحفاظت ہے کہ جسے امام نے ولایت فقیہ کے مسائل بیان کرتے وقت واضح کر دیا ہے۔ اسلامی انقلاب کے آغاز اور اسلامی انقلاب کی کامیابی واسلامی نظام کی تشکیل کے بعد سے ہی بہت زیادہ کوشش ہوئی کہ ولایت فقیہ کے مسئلہ کو گمراہ کن انداز میں اور حقیقت کے برخلاف پیش کیا جائے۔ اسلام کے سیاسی نظام سے مختلف اور امام کے سیاسی نظریئے کے بالکل منافی مطالبات اور توقعات جو آپ دشمن سے مرعوب عناصر کی زبانی سنتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے شروع سے ہی یہ لوگ دوسروں کے کہنے میں آکر اس طرح کی باتیں کرتے آئے ہیں۔

امام کے سیاسی مکتب فکر کی پہچان کے عنوان سے آخری بات جو میں یہاں بیان

کرنا چاہتا ہوں وہ سماجی انصاف ہے۔ سماجی انصاف امام کے سیاسی مکتب فکر کا ایک بہت ہی اہم عنصر اور خصوصیت ہے۔

حکومت کے تمام پروگراموں، قانون سازی اور اس پر عمل درآمد، عدالتی امور غرضیکہ ہر جگہ آپ نے سماجی انصاف ومساوات کو مدنظر رکھا اور آپ اس سلسلے میں سماجی اور طبقاتی شگاف کو پر کرنے پر بہت زیادہ تاکید فرماتے تھے۔ امام کے سیاسی مکتب فکر کا یہ خاصہ تھا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی پندرہویں برسی پر رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس ۹۵۵۷ ـ ۹

ایرانی عوام کی فلاح وسعادت کی راہ ہماری راہ ہے

جیسا کہ اس عظیم مرد مجاہد نے ہمیں بتایا ہے یہ راستہ استقامت اور اسلامی نظام کے اہداف کے حصول کا راستہ ہے۔ امام کے دروس اور ان کی وصیت کے مطابق قوم کا راستہ یہی ہے۔ پورے ایران میں ہمارے بھائی بہنیں توجہ دیں کہ ایرانی عوام کی سعادت کی راہ اسلامی والٰہی احکام سے تمسک ہے۔ ایرانی قوم کی سعادت کا راستہ اپنے صلاحیتوں پر بھروسہ اور اپنی توانائیوں اور استعداد پر یقین ہے قوم کی فلاح کا راستہ عالمی تسلط پسند طاقتوں سے قطع امید کا راستہ ہے اور ساتھ ہی ان سے بے خوفی کا درس دیتا ہے۔ نہ تو ان سے ذرہ برابر خوف کھائیے اور نہ ہی ان سے ذرہ برابر امید رکھیے۔ عزیزان گرامی، اس اسلامی انقلاب نے جو سب سے بڑا ہدیہ قوم کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے بدعنوان پٹھو حکومتوں کے شر سے ملک وقوم کو نجات دلائی جو برسہا برس تک ظلم وستم کے نشانے پر تھے اور اپنے قدرتی ذخائر کو غیروں کو ہاتھوں لٹتا دیکھ رہے تھے۔ آج خداوند عالم کے فضل وکرم سے ملک (کا انتظام) چلانے والے خود اسی ملک کے لوگ ہیں آج ہماری قوم کی ہمت وشجاعت اور فہم وفراست سے ملک میں عوام کی منتخب کردہ حکومت بہترین شکل میں ملک کا نظم نسق چلا رہی ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی پانچویں برسی میں رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس [illegible]

ایرانی عوام کے کارناموں کے عظیم ثمرات

اگر ایرانی قوم چاہتی ہے کہ عزت وشرف کی راہ کو جاری رکھے تو کامیابی اس کا مقدر ہوگی جیسا کہ بحمد اللہ ان چند برسوں میں اسلامی جمہوری نظام کے پرتو میں خدمت گزار حکام کی کوششوں سے مختلف میدانوں میں پیش رفت ہو رہی ہے اور ترقی و پیشرفت کے ثمرات دیکھے جا رہے ہیں۔ اگر ایرانی قوم چاہتی ہے کہ یہ ترقی و پیشرفت اسی طرح سے جاری رہے اور قوم رفاہ و آسائش میں زندگی گزارے اور کسی بلند مقام پر پہنچے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ دشمنوں اور استکباری طاقتوں کے مقابلے میں استقامت اور پامردی دکھاتی رہے۔ ایرانی عوام نے گذشتہ چند برسوں میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں اور اس کے ثمرات بھی حاصل کئے ہیں اسی لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ ان ثمرات کا تحفظ کرے۔ ایرانی قوم اور بالخصوص حکام کو چاہئے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ اپنی تدبیر، دانشمندی، اور فہم و فراست سے ایرانی عوام کے ان گرانقدر ثمرات کو ضائع ہونے سے بچائے خواہ وہ کامیابیاں جو براہ راست انقلاب کے ذریعہ قوم کو ملی ہیں، جیسے عوامی حکومت، عوامی صدر، عوامی نمائندے وغیرہ یا وہ ثمرات جو انقلاب سے متعلق ہیں مگر بالواسطہ طور پر اس قوم کو دیئے گئے ہیں جیسے ملک کی تعمیر و ترقی کہ یہ سب انقلاب کی برکت کا نتیجہ ہے اور انقلابی عناصر نے ان کارناموں کو انجام دیا ہے اور جو سارے بنیادی کام مختلف شعبوں اور میدانوں میں انجام پائے ہیں اس طرح کے ثمرات کو ایرانی عوام اور حکام کو چاہئے کہ محفوظ رکھیں اور دل و جان سے ان کی حفاظت کریں، یہ بات ظاہر ہے کہ ان ثمرات کی حفاظت اور مزید ثمرات اور کامیابیوں کے حصول کا راستہ یہ ہے کہ ملت ایران اور ایران کے حکام اس راہ کو جس کی نشاندہی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عمل کے ذریعہ کی ہے یعنی دشمنوں کے مقابلے میں استقامت اور پامردی کا راستہ اور ملک کے باہر جو لوگ دریدہ دہنی کر رہے ہیں

ان کی دریدہ دہنی کے مقابلے میں ثابت قدمی کا راستہ، اس سے کبھی بھی منحرف نہ ہوں۔ یہ جو بار بار کہا جارہا ہے کہ (امام کی راہ) سے کیا مراد ہے؟ اگر ہم کہیں کہ امام کا راستہ اسلام و انقلاب ہے تو یہ ایک کلی بات ہے یہ بات تو اظہر من الشّمس ہے کہ امام کا راستہ اسلام و انقلاب کا ہے اور کوئی بھی شخص اسلام و انقلاب کا مخالف نہیں ہے۔

وہ عامل جو امام بزرگوار کے مقصود کو جو انقلاب کے معمار اور بانی ہیں صحیح طور پر پیش کرتا ہے استقامت ہے جسے انھوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا اور جس کا انھوں نے مظاہرہ کیا تھا وہ دشمن کے مقابلے میں سرِ مو بھی پیچھے نہیں ہٹے، دشمن سے ذرا بھی نہیں ڈرے اور دشمنوں کی دھمکیاں ان کے ارادوں میں معمولی سا بھی خلل ایجاد نہ کر سکیں۔

امام خمینی (رہ) کے مرقد مطہر پر زائرین کے اجتماع سے رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس (۲۲ ـ ۹)

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتب فکر اور انقلاب کے ثمرات و برکات

آپ وہ روح اللہ تھے کہ جنھوں نے موسوی عصا اور ید بیضاء اور مصطفوی بیان و فرقان سے مظلوموں کی نجات کی راہ ہموار کی، انھوں نے وقت کے فرعونوں کے تخت و تاج کو لرزہ براندام کر دیا اور کمزوروں کے دلوں کو نور امید سے روشن و منور فرمایا، انھوں نے لوگوں کو وقار اور مومنوں کو عز و شرف عطا کیا اور مسلمانوں کو قوت و شوکت اور مادی و بے روح دنیا کو روحانیت و معنویت عطا کی اور عالم اسلام کو بیداری اور مجاہدین فی سبیل اللہ کو شجاعت و دلیری اور درس شہادت دیا۔

انھوں نے طاغوتی بتوں کو پاش پاش کر دیا اور شرک آلود اعتقادات کو کاری ضرب لگائی، آپ نے پوری دنیا کو یہ سمجھا دیا کہ انسان کامل ہونا، حضرت علی علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنا اور عصمت کی سرحدوں کے قریب تک پہنچ جانا کوئی افسانہ نہیں ہے۔ انھوں نے قوموں کو بھی یہ باور کرا دیا کہ خود اعتمادی کے ساتھ تسلط پسندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا ممکن ہے۔ قرب حق کی چمک صاحبان بصیرت نے ان کے چہرہ منور پر

دیکھی ہے اور ان کی حیات وممات کے دوران ان پر نازل ہونے والی الٰہی نعمات و برکات سے استفادہ کیا ہے۔ان کی دعائیں مستجاب ہوتی تھیں،آپ کہتے تھے

الٰهی لم یزل برّك علی ایام حیاتی، فلا تقطع برّك عنی فی مماتی

امام خمینی کے چہلم کی مناسبت سے عوام کے نام پیغام

۱۳۶۸/۴/۱۳

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے دس عظیم کارنامے

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عظیم کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے اسلام کو حیات نو عطا کی۔ گذشتہ دوسو برسوں سے سامراجی مشینریوں نے یہ کوشش کی کہ اسلام کو فراموش کر دیا جائے۔ برطانیہ کے ایک وزیر اعظم نے دنیا کے سامراجی سیاستدانوں کے اجتماع میں اعلان کیا تھا کہ ہمیں چاہئے کہ اسلام کو اسلامی ملکوں میں گوشہ نشین کر دیں۔اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد اس کام کے لئے بے پناہ پیسے خرچ کئے گئے تاکہ اسلام پہلے مرحلے میں لوگوں کی زندگی سے ختم ہو جائے اور دوسرے مرحلے میں لوگوں کے دل و دماغ و ذہن سے نکل جائے کیونکہ سامراجی طاقتوں کو یہ معلوم تھا کہ یہ دین بڑی طاقتوں کی لوٹ کھسوٹ اور اسی طرح سامراجی طاقتوں کے تسلط پسندانہ عزائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ہمارے امام نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا اسلام کو انھوں نے لوگوں کے ذہنوں اور عمل میں اور اسی طرح دنیا کے سیاسی میدان میں اتارا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ علیہ کا دوسرا بڑا کارنامہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا بڑا کارنامہ مسلمانوں کے وقار کو بحال کرنا تھا امام خمینی کی تحریک کے نتیجے میں پوری دنیا کے مسلمانوں نے عزت وسربلندی کا احساس کیا اور اسلام محدود بحثوں سے نکل کر باقاعدہ سماجی اور سیاسی میدان میں وارد ہوا۔ ایک بڑے

ملک کے ایک مسلمان شخص نے، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں مجھ سے کہا کہ اسلامی انقلاب سے پہلے میں خود کو کبھی بھی دوسروں کے سامنے مسلمان ظاہر نہیں کرتا تھا۔ اس ملک کے رسم ورواج کے مطابق سبھی لوگ وہاں کے مقامی نام رکھتے۔ اگر چہ گھر کے اندر مسلمان اپنے بچوں کے نام اسلامی رکھتے لیکن گھر کے باہر وہاں کا مقامی نام پکارا جاتا اور اسلامی نام کو گھر کے باہر ظاہر کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی اور اس کو بتانے سے گریز کیا جاتا تھا ہم خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے احساس شرمندگی کرتے، لیکن اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ہمارے یہاں کے لوگ بڑے فخر کے ساتھ اپنا اسلامی نام ظاہر کرتے ہیں اور اگر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کیا ہیں اور آپ کون ہیں تو فخر کے ساتھ پہلے اسلامی نام بتاتے ہیں۔ بنابریں امام نے جو بڑا کارنامہ انجام دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو پوری دنیا میں عزت کا احساس ہونے لگا اور وہ اپنے مسلمان ہونے اور اسلامی کی پیروی کرنے پر فخر کرنے لگے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا بڑا کارنامہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا تیسرا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے مسلمانوں میں امت واحدہ کے جز ہونے کا احساس دلایا۔ اس سے قبل مسلمان جہاں بھی تھا اس کے لئے امت اسلامیہ کی کوئی اہمیت نہیں تھی آج تمام مسلمان پورے ایشیاء میں پورے افریقہ میں، مشرق وسطی سے لے کر یورپ تک اور یورپ سے لے کر امریکہ ولاطینی امریکہ تک اس بات کا احساس کر رہے ہیں کہ وہ امت اسلامیہ کے نام کے ایک بڑے عالمی معاشرے کا حصہ ہیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے امت اسلامیہ کے تئیں شعور کا احساس جگایا جو عالمی استکبار کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کے دفاع کے لئے سب سے بڑا وسیلہ ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا بڑا کارنامہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا بڑا کارنامہ، علاقے اور دنیا کی ایک بدعنوان ترین حکومت کا خاتمہ تھا یعنی ایران میں شاہی حکومت کا خاتمہ۔ شاہی حکومت کا خاتمہ ان چند

بڑے کاموں میں سے ایک ہے جو بالکل سامنے ہیں۔ ایران علاقے اور مشرق وسطی میں استکبار کا سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ بن چکا تھا یہ مضبوط قلعہ ہمارے امام کے دست توانا سے گر گیا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا پانچواں بڑا کارنامہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا پانچواں بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ایک اسلامی حکومت قائم کی یہ وہ چیز ہے جو غیر مسلم تو غیر مسلم مسلمانوں کے ذہن میں بھی نہیں سماتی تھی اور یہ ایک خوش نما خواب تھا جس کی تعبیر کے بارے میں سادہ لوح مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتے۔ امام نے معجزاتی طور پر اس افسانہ کو حقیقت کا لبادہ پہنایا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا چھٹا بڑا کارنامہ

امام کا چھٹا اہم کام، پوری دنیا میں اسلامی تحریک کا قیام تھا۔ اسلامی انقلاب سے قبل بہت سے ملکوں منجملہ اسلامی ملکوں میں مختلف گروہ، جوان، ناراض عناصر، حریت پسند اور دیگر گروہ بائیں محاذ کی آئیڈیالوجی کے سہارے میدان عمل میں اترتے تھے، لیکن اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد تحریکوں اور حریت پسندانہ قیام کی بنیاد اسلام بن گیا آج عالم اسلام کے وسیع و عریض علاقے میں جہاں کہیں بھی کوئی گروہ حریت پسند تحریک چلاتا ہے اور استکبار کے خلاف آواز اٹھاتا ہے اس کا منبع اسلام ہی ہوتا ہے اور وہ اسلامی اصولوں کو ہی اپنے کام کی بنیاد بناتا ہے اور اس کی فکر اسلامی فکر ہوتی ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا ساتواں بڑا کارنامہ

امام کا ساتواں اہم کام، فقہ شیعہ میں ایک جدید سوچ کو رائج کرنا اور شیعہ فقہ میں نیا نظریہ پیش کرنا تھا۔ ہماری فقہ کی بنیاد بہت ہی محکم تھی اور آج بھی ہے فقہ شیعہ ایک محکم ترین فقہ اور بہت ہی مستحکم اصول و قواعد پر استوار ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مستحکم فقہ کو مزید وسیع دائرے میں اور ایک نئے انداز میں جو آفاقی اور حکومتی ہے پیش کیا اور فقہ کے

متعدد پہلوؤں کو ہمارے سامنے واضح وعیاں کیا جو اس سے پہلے عیاں نہیں تھے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا آٹھواں بڑا کارنامہ

امام کا آٹھواں اہم کام ایسے غلط عقائد کو باطل قرار دینا جو انفرادی امور میں رائج تھے۔ دنیا میں یہ بات مسلمہ ہے کہ جو لوگ سماج کے اعلی منصب پر فائز ہوتے ہیں ان کا مخصوص طور طریقہ ہوتا ہے۔ کچھ غرور وتکبر بھی ہوتا ہے عیش وعشرت کی زندگی ہوتی ہے اور اسی طرح ان کا اپنا خاص ٹھاٹھ باٹ ہوتا ہے اور ان کا اپنا خاص انداز ہوتا ہے۔ اس دور میں اعلی حکام کے لئے پروٹوکول ہوتا ہے اور وہ اپنے لئے اس کو اپنی سرکاری زندگی کا لازمہ سمجھتے ہیں اور یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کو دنیا نے آج تسلیم بھی کر لیا ہے کہ جو لوگ اعلی منصب پر فائز ہیں ان کا گویا یہ سب حق ہوتا ہے حتی ان ملکوں میں جہاں انقلاب آیا ہے وہاں کے انقلابی رہنما بھی جو کل تک خیموں اور قناتوں میں زندگی گزارتے تھے اور قید خانوں اور مخفی پناہ گاہوں میں روپوش رہتے تھے وہ جیسے ہی حکومت میں آتے ہیں ان کا رہن سہن تبدیل ہو جاتا ہے اور ان کے حکومتی انداز بدل جاتے ہیں اور وہی سب کچھ انداز ان کا بھی ہو جاتا ہے جو ان سے پہلے کے حکمرانوں کا تھا اور جس طرح سے دنیا کے دیگر سلاطین اور بادشاہوں کا ہوا کرتا ہے۔ ہم نے تو قریب سے یہ ساری چیزیں دیکھی ہیں ہمارے عوام کے لئے بھی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اور تعجب کی بات بھی نہیں ہے۔ امام نے اس طرح کے نظریات وعقائد کو غلط قرار دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ کسی قوم اور مسلمانوں کے محبوب قائد زاہدانہ زندگی کے مالک ہو سکتے ہیں اور سادہ زندگی گزار سکتے ہیں عالیشان محلوں کے بجائے ایک امام بارگاہ میں اپنے ملنے والوں سے ملاقات کر سکتے ہیں انبیاء کی زبان واخلاق ولباس میں لوگوں سے مل سکتے ہیں۔ اگر حکام اور حکومتی عہدیداروں کے دل نور معرفت وحقیقت سے روشن ہوتے ہیں تو ظاہری چمک دمک، ٹھاٹ باٹھ، اسراف، عیش و عشرت کی زندگی، خودنمائی، تکبر وغرور، اکڑ اور اس جیسی دیگر تمام باتیں ان کی زمام داری کا جزء نہیں سمجھی جائیں گی۔ امام خمینی کے معجزات میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اپنی ذاتی زندگی میں

بھی اور جب آپ ملک اور قوم کے اعلیٰ ترین رہبر تھے اس وقت بھی نور معرفت وحقیقت ان کے پورے وجود میں جلوہ نما تھا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا نواں بڑا کارنامہ

امام کا نواں اہم کام ملت ایران کے اندر خود اعتمادی اور عزت نفس کا احیا تھا۔ برادران گرامی، فرد واحد کی مطلق العنان اور استبدادی حکومتوں نے سالہا سال ہماری قوم کو ایک کمزور قوم میں تبدیل کر کے رکھ دیا تھا وہ بھی ایک ایسی قوم جس کے اندر غیر معمولی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں اور صدر اسلام کے بعد سے پوری تاریخ میں اس کا شاندار علمی اور سیاسی ماضی تھا۔غیر ملکی طاقتوں نے کافی عرصے تک جن میں کبھی انگریزوں تو کبھی روسیوں نے اور اسی طرح یورپی حکومتوں نے اور پھر اس کے بعد امریکیوں نے ہماری قوم کی تحقیر کی، ہماری قوم کو بھی یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ بڑے بڑے کاموں کو انجام دینے کی صلاحیت اور استعداد نہیں رکھتی۔ ملک کی تعمیر وترقی میں وہ کچھ بھی کرنے کی توانائی نہیں رکھتی، کچھ نیا کرنے اور خلاقیت کے لئے اس کے پاس صلاحیت نہیں ہے بلکہ دوسرے ہی آئیں اور ان کے لئے کام کریں، ان پر حکومت کریں، ان سے سخت لہجے میں باتیں کریں اور اس طرح ہماری قوم سے ان کا قومی وقار چھین لیا گیا تھا اور اس کی عزت نفس کا خون کر دیا گیا تھا لیکن ہمارے امام نے ایران کے عوام میں قومی افتخار اور عزت نفس کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ ہماری قوم کے اندر فرقہ پرستی اور غرور تکبر نہیں ہے لیکن اس کے اندر عزت وطاقت کا احساس ضرور پایا جاتا ہے۔آج ہماری قوم مشرق ومغرب کی مشترکہ سازشوں اور اپنے خلاف کسی بھی طرح کی دھونس ودھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوتی اور کمزوری کا احساس نہیں کرتی۔ ہمارے جوان اس بات کا احساس کر رہے ہیں کہ وہ خود اپنے ملک کی تعمیر وترقی میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔لوگوں کو اب اپنی اس طاقت وتوانائی کا احساس ہے کہ وہ مغرب ومشرق کی دھمکیوں اور خطرات کے مقابلے میں کھڑے ہو سکتے ہیں،عزت نفس کا یہ احساس اور یہ خود اعتمادی و حقیقی قومی افتخار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے قوم میں دوبارہ زندہ کیا ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا دسواں بڑا کارنامہ

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا دسواں بڑا کارنامہ، اس بات کو ثابت کرنا تھا مشرق اور مغرب کے بلاکوں سے فاصلہ برقرار رکھنے کی پالیسی کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ دنیا والے یہ سمجھ رہے تھے کہ یا تو مشرقی بلاک سے وابستہ ہونا پڑے گا یا پھر مغربی بلاک میں شامل ہونا پڑے گا۔ یا تو اس طاقت کی روٹی کھانی پڑے گی یا پھر ان کی چاپلوسی اور تعریف کرنی پڑے گی یا پھر اس طاقت کا گن گانا پڑے گا اور اس کی ہاں میں ہاں ملانا پڑے گی۔ لوگ یہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ کوئی قوم کیسے مشرق سے بھی خود کو الگ رکھے اور مغرب سے بھی خود کو الگ رکھے اور دونوں سے بیزاری کا اظہار کرے اور پھر اپنے پیروں پر کھڑی بھی رہ جائے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی بھی بلاک سے وابستہ نہ ہو اور کسی کے بھی پرچم تلے نہ جائے اور اس دنیا میں اپنا نام روشن کرے؟ مگر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کارنامہ کر دکھایا اور اس نکتہ کو ثابت کر دیا کہ مشرق و مغرب کی طاقتوں پر انحصار کئے بغیر بھی زندہ رہا جا سکتا ہے اور عزت و آبرو کے ساتھ زندگی گزاری جا سکتی ہے۔

نماز جمعہ کے خطبہ سے اقتباس ۱۴/۳/۱۳۶۹

بسی جی (رضا کار) ہونا ایک افتخار

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ بسی جی ہونے پر فخر کرتے تھے، جی ہاں امام رحمۃ اللہ علیہ بسی جی ہونے پر فخر کرتے تھے رہبر کبیر انقلاب اسلامی خود کو بسی جی کہتے اور سمجھتے تھے اور اس پر فخر بھی کرتے تھے۔ انھوں نے پوری دنیا کو عالمی استکباری طاقتوں اور ظالموں کے مقابلے میں لا کھڑا کیا تھا اور لوگوں میں بسی جی یا رضا کار بننے کا شوق پیدا کر دیا تھا۔ یعنی سبھی رضا کارانہ طور پر اس فکر کے حامل ہو رہے تھے کہ عالمی استکبار اور ظالم طاقتوں کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوں۔ امام خمینی نے اپنے اس اقدام سے جابر طاقتوں کی نیندیں حرام کر دی تھیں اور قوموں کے دلوں میں نور امید کو جو تمام کامیابیوں کی کنجی ہے روشن و منور کر دیا تھا۔ بلا شبہ تمام تر

استکباری مشینریاں مل کر اس آبشار کو روک نہیں سکتی جو آپ نے جاری کر دی، اگر چہ وہ پوری قوت وقساوت کے ساتھ امام کے عظیم جہاد کے ثمرات کو ختم کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

رضا کار فورس بسیج کے کمانڈروں کے اجلاس سے رہبر انقلاب کے خطاب کا اقتباس ۱ [illegible]

انقلاب کی صورت میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ابدی

جی ہاں ہمارے عظیم قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اگر چہ اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہیں جس طرح سے ہمارے شہداء ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن امام بھی اور شہداء بھی ہمارے دلوں اور ذہنوں میں اور ہماری زندگی و ہمارے انقلاب میں زندہ و پائندہ ہیں اور سرگرم و فعال ہیں۔ اس عظیم انسان اور ان کے شہید ساتھیوں کے وجود کا اثر فقط ان کے زمانۂ حیات سے ہی مختص نہیں تھا اور آپ کے وجود کا اثر صرف ایران تک ہی محدود نہیں تھا۔ آج ان کے وجود اور ان کی مبارک عمر اور اسی طرح سے ان کے شہید ساتھیوں کے وجود مبارک کی بدولت اسلام روز بروز تابندہ و درخشاں ہوتا جا رہا ہے اور تحریفوں، جہالتوں، اور فتنوں کا ابر غلیظ ہر روز چھٹتا چلا جا رہا ہے۔ جو انقلاب امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے برپا کیا اور شہیدوں نے اپنے خون سے جسے لالہ زار بنا دیا اور اسے بوئے گل عطا کی اس وقت پوری دنیا میں مظلوم قوموں کی بیداری، مسلم معاشروں کی حیات نو، معنویت کی بنیادوں کو استحکام بخشنے، اور دنیا پرستی کا شیرازہ بکھیرنے الغرض حق کی سربلندی اور باطل کی نابودی میں اس نے خود کو پوری دنیا سے منوایا ہے۔ انسان کے بام معنویت پر عروج کا پرچم جو آج دنیا کے گوشہ و کنار میں بلند ہے دراصل وہ ہمارے امام اور ان کے شہید ساتھیوں کا پرچم ہے وہ لوگ زندہ ہیں اور ہر روز پہلے سے بھی موثر انداز میں اپنے معنی وجود اور زندگی کو پیش کر رہے ہیں۔

شہداء جانبازوں اور عراق میں قید غازیان اسلام کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے رہبر انقلاب اسلامی کے پیغام سے اقتباس ۲ [illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا منفرد فن

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بڑا ہنر وفن اور ان کی بے مثال خدمت یہ تھی کہ انھوں نے اسلام کو گوشہ نشینی سے نکالا۔ مسلمان اپنے معاشرے اپنے شہروں اور وطن میں بھی اجنبی اور بیگانے تھے دشمنان اسلام نے اپنی الحادی ثقافت اور اخلاقی برائیوں کی ترویج کے ذریعے اور طاغوتی حکومتوں کو استعمال کر کر مسلمانوں سے سوچنے سمجھنے اور اپنے بارے میں غور وفکر کرنے کا موقع بھی چھین لیا تھا۔ ان حالات میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے جو پیغمبر اسلام کی پاکیزہ نسل سے تعلق رکھتے تھے اور جن کے ہاتھوں میں خدا نے الہٰی قوت عطا کی تھی، اسلام کے چہرے سے اجنبیت کی گرد صاف کی اور پوری دنیا میں ایک بار پھر اسلام کا تابناک چہرہ پیش کیا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری برسی میں شریک غیر ملکی مہمانوں کے پہلے گروپ سے رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس

۱۰-۳-۱۳۷۰

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ خود اعتمادی کے معمار

انقلاب سے پہلے اور انقلاب کے بعد بھی آپ کا یقین تھا کہ ہم اہم سے اہم کام انجام دے سکتے ہیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ ہم خود اپنا کام انجام دے سکتے ہیں ہمیں خود کوشش کرنی چاہیئے ہم خود اپنے ملک کی تعمیر وترقی کے لئے کام کریں ہم خود تعمیر وترقی اور مصنوعات کی پیداوار اور استعمال کا اصول وضع کریں کہ جو ہمارے اپنے طور طریقے کے مطابق ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ ان باتوں کو تعمیر وترقی کے دور میں بروئے کار لائیں ہم ہرگز دوسروں کے تجربات سے انکار نہیں کرتے اور ان کی اہمیت کے منکر نہیں ہیں۔ جس کے پاس جو بھی ہو علم ہو ٹیکنالوجی ہو، وسائل ہوں، تکنیک ہو، اگر ہم ان سے استفادے کے لئے مجبور ہوئے اور ان سے اپنے اہداف کے تحت استفادہ کر سکیں گے

تو ایک لمحے کے لئے بھی ان سے استفادے میں دریغ نہیں کریں گے۔ ہم کو چاہئے کہ ہم ان سب چیزوں کو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے ایک وسیلے کے طور پر استعمال کریں اور جتنا بھی ممکن ہو ملک کی پیداواری صلاحیتوں میں اضافے کے لئے ان سے استفادہ کریں اور ہمیں چاہئے کہ اپنی پیداوار کو غیر ملکی مصنوعات پر ترجیح دیں۔ ہمارے لئے اپنی مصنوعات غیر ملکی مصنوعات سے زیادہ مبارک اور بہتر ہیں حتی یہ بھی بہتر ہے کہ دوسروں کے ہاتھوں سے اور دوسرے دروازے سے ہمارے ملک میں داخل ہوں۔

وزارت پٹرولیم کے حکام اور ماہرین سے خطاب

۸؍۹؍۱۰

امام خمینی حالات کے ماہر نباض

تعمیر و ترقی کے محکمے، جہاد سازندگی کی جب بات ہوتی ہے تو دیگر محکموں کے مقابلے میں یہ محکمہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زیادہ تازہ کر دیتا ہے۔ امام کس قدر اس انقلابی، مخلص اور کارآمد محکمے کو اہمیت دیتے تھے اور کس قدر آپ خوش ہوتے تھے جب یہ سنتے تھے کہ جہاد سازندگی کی وزارت نے جنگی محاذ اور دور افتادہ گاؤں دیہاتوں میں اتنا کام کیا اور یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ وہ عظیم شخصیت ان کاوشوں اور کامیابیوں کو دیکھ کر پر امید اور خوش و خرم ہو جایا کرتی تھی اس عظیم شخصیت کی باریک بیں اور نکتہ سنج نگاہ کبھی غلطی نہیں کرتی تھی اور آپ جانتے تھے کہ یہ محکمہ جو مومن و انقلابی عناصر اور فرائض کی ادائیگی کے شوق سے سرشار نوجوانوں سے تشکیل پایا ہے کس حد تک ملک کے لئے مفید و کارآمد ہے۔ آپ لوگ جو امام کے عاشق تھے اور آج بھی ان سے عشق کرتے ہیں اور آپ لوگوں کی رگ حیات امام سے متصل تھی اور ان سے ارتباط کو جہاد کے اصلی تشخص میں گردانتے تھے آپ کو چاہئے کہ ان کی روح کی خوشنودی کے لئے جو ملکوت اعلی کو پرواز کر چکی ہے اور ہمارے اعمال و افعال پر ناظر ہے اپنی کوششوں کو دوگنا کریں اور ملک کی ترقی و پیشرفت کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کریں۔

نماز جمعہ کا قیام امام خمینی (رہ) کا دوراندیشانہ اقدام

آپ نے قوم کونماز جمعہ کاایک بہت ہی اہم معنوی تحفہ دیا ہے۔ برسوں سے ہم نماز جمعہ سے محروم تھے اور اگرکہیں کسی علاقے میں کسی وقت نماز جمعہ ہوتی بھی تھی تو جوتاثیر نماز جمعہ ایک اسلامی حکومت میں رکھتی ہے اس سے وہ عاری تھی اور بعض جگھوں پر نماز جمعہ کے مہتمم افراد ایسے نامناسب افراد تھے کہ جن کا ذکر بھی یہاں مناسب نہیں ہے۔ یہ نماز جمعہ کا مسئلہ ہے۔

آئمہ جمعہ وجماعت سے خطاب [illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کی قوت وعزت

آج چند باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں جنھیں میں یہاں پرعرض کرنا چاہتا ہوں اوراس کے بعد ایک نتیجہ اخذ کروں گا جوملت ایران اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اہم ہے۔

پہلی حقیقت جس کا کوئی بھی انکارنہیں کرسکتا اور ہر منصف انسان جس کا معترف ہے یہ ہے کہ ہمارے عظیم قائد نے مسلمانوں کوقوت وعزت بخشی۔ دشمنان اسلام، اسلام کو کمزورکرنا چاہتے تھے ان کی یہ کوشش تھی کہ اسلام کو میدان عمل سے بلکہ مسلمانوں کے ذہنوں سے دورکردیں اورافسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دشمن اپنے اس مقصد میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ اس گندی سیاست میں استکباری طاقتوں سے وابستہ فاسد حکومتوں نے بھی دشمنان اسلام کا ساتھ دیا ہے اوران سے تعاون کیا ہے۔ امام نے اپنے اس انقلاب سے مسلمانوں کو جوش و ولولہ عطا کیا انھیں ہمت وجرات دی اوراسلام کوزندہ کیا۔ آج بہت سے ملکوں میں اسلام، نوجوانوں کی آرزو اور مطمع نظر میں تبدیل ہو چکا ہے اور بہت سے روشن فکر افراد اسلام کو گلے لگانے کے لئے بے تاب نظر آرہے ہیں۔ اس کی ایک مثال فلسطین ہے، برسوں فلسطین کے موضوع پر باتیں ہوتی رہیں اورجدوجہد ہوتی رہی لیکن کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوسکا۔ مگر آج ملت فلسطین، اسلام کے نام پر جدوجہد اور

استقامت کا مظاہرہ کر رہی ہے اس کی طرف سے اسلام کے نام پر جدو جہد کی جا رہی ہے اسی لئے اب یہ جدوجہد تنظیموں، گروہوں، شخصیتوں اور حکام کے دائرے سے نکل کر عوام تک پہنچ چکی ہے اور اس طرح کا جہاد اور جدو جہد کبھی بھی ناکام نہیں ہوگی۔ عوامی جدو جہد اگر جاری رہتی ہے تو بلاشبہ اسے ایک دن ہر حال میں کامیابی نصیب ہوگی یہ اس اسلام کی برکت کا نتیجہ ہے جسے امام نے دوبارہ زندہ کیا اور جسے آپ نے مسلمانوں کے قلوب میں سنوارا۔ آج شمالی افریقہ کے اسلامی ملکوں میں کچھ گروہ اسلام کے نام پر اور ایک اسلامی حکومت کے قیام کے مقصد سے جدوجہد کر رہے ہیں، اور وہ کسی حد تک اپنے مقصد میں آگے بھی بڑھے ہیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک سے قبل کس کے ذہن میں یہ بات آتی تھی؟ مشرق سے لے کر مغرب تک آج مسلمان بیدار ہو چکے ہیں۔ یورپی اور غیر یورپی ملکوں میں جہاں کفر و الحاد کی حکومتیں ہیں مسلمان اپنی اہمیت کا احساس کر رہے ہیں مسلمانوں کے اندر اسلامی تشخص اور شناخت پیدا ہو چکی ہے یہ سب کچھ امام اور ان کی اسی عظیم تحریک کی برکت ہے۔

دور اندیشی، صبر واستقامت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور قوم کی کامیابی کا راز

دوسری حقیقت یہ ہے کہ جس چیز نے ہمارے عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور ہماری بہادر قوم کو اس عظیم تحریک میں کامیابی سے ہمکنار کیا وہ دور اندیشی وصبر و استقامت تھی۔ ایک ایسی استقامت جس میں بصیرت بھی ساتھ تھی جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ علم کی سنگینی کو صرف صاحبان بصیرت و استقامت ہی اٹھا سکتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آج مقابلہ خالص کفر اور خالص نفاق سے نہیں ہے کہ افکار و نظریات واضح ہوں اور ایک دوسرے کے سامنے محاذ آرائی اور صف بندی بھی آشکارہ ہو، بلکہ آج مقابلہ نفاق، کھوکھلے دعووں، مکر وفریب اور جھوٹ سے ہے جسے سامراج نے پورے عالم میں پھیلا رکھا ہے۔ بہت سے لوگ انسانی حقوق کی طرفداری کا دعوی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں، بہت سے لوگ اسلام کا دم بھرنے کا دعوی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا اسلام،

سامراج کی مرضی ومنشا کا تابع ہے۔ بہت سے لوگ انسانوں کے بیچ مساوات قائم کرنے کا دعوی کرتے تھے اور کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے تھے اور بولتے ہیں۔ اس لئے آج کل مقابلہ دشوار ہے، نہ صرف سامراج کی دولت اور طاقت کے سبب بلکہ اس کے تشہیراتی وسائل کے سبب۔ کیونکہ سامراجی طاقتیں اپنے غلط کاموں کا جواز پیش کرنے کے لئے، پروپیگنڈے کا سہارا لیتی ہیں۔ بے بصیرت لوگ جلدی دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ آج بھی بہت سے لوگ فریب میں ہیں۔ اپنی اور دشمن کی صف میں تمیز نہیں کر پاتے۔ ایران میں ہمارے عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے ایرانی قوم کی بصیرت سے کہ جس میں صبر اور پائیداری بھی ساتھ تھی اس راستہ کو طے کیا اور وہ کامیابی تک پہنچے۔ خود انہوں نے لوگوں میں بصیرت پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ جہاں بھی دنیا میں کوئی تحریک چل رہی ہے اور کوئی نیک انسان لوگوں کو نجات دلانے کی کوشش میں لگا ہے اسے یہ جان لینا چاہئے کہ یہ راستہ صرف اور صرف ہوشیاری اور بصیرت نیز صبر و پائیداری سے طے ہوسکتا ہے۔

مسلمانوں کی عظیم عالمی تحریک کا سرچشمہ اسلامی جمہوریہ ایران

تیسری حقیقت یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران، پوری دنیا کے مسلمانوں کی عظیم تحریک کا مرکز ہے۔ نہ صرف مسلمان اور محروم وستم رسیدہ لوگ بلکہ سامراج بھی اس بات کو سمجھ گیا ہے کہ آج دنیا میں جہاں کہیں بھی اسلامی اہداف کے لئے تحریک چل رہی ہے اس کا مرکز اسلامی جمہوریۂ ایران ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ساری دنیا میں دشمنی کا رخ ہماری طرف ہے۔ ہم میٹھی باتوں کی آڑ میں چھپی ہوئی دشمنی وکینہ کو پہچانتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سامراج کو اسلامی جمہوریۂ ایران، ایرانی قوم اور ہمارے عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے کتنی دشمنی ہے۔

دشمن چونکہ ان کے افکار ونظریات کو زندہ دیکھ رہا ہے اس لئے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس کی دشمنی میں سر مو فرق نہیں آیا ہے۔ اگر سامراج اور اس کی پروپیگنڈہ مشنری یہ سوچتے کہ وہ انتقال کر گئے اور ان کا زمانہ ختم ہو چکا ہے تو کبھی بھی ان سے اور اس کے نام

سے اتنی دشمنی نہ کرتے جیسا کہ آج کر رہے ہیں۔امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا ایران، انقلاب ایران، اسلامی جمہوریہ ایران، مسلمانوں کی عالمی تحریک کا مرکز ہے اور اس لئے سب کی دشمنی کا نشانہ بنا ہوا ہے۔اس چیز سے ہم غمگین ہونے کے بجائے خوش ہوتے ہیں، ڈرنے کے بجائے ہمارے حوصلے بلند ہوتے ہیں کیوں کہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم طاقتور ہیں اور سامراج، چوروں ولٹیروں کے مفادات کے لئے بدستور خطرہ بنے ہوئے ہیں۔سامراج کی دشمنی سے ہمیں مزید اطمینان پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے انقلاب کو آگے بڑھانے اور ملک و سماج کی تعمیر کے لئے جس راستہ کو چنا ہے وہ صحیح اور کامیابی کا راستہ ہے۔اگر ہم نے انسانیت کے دشمنوں کے مفادات کے خلاف اور انقلاب و ملک کی مصلحتوں کی سمت میں غلط راستے کا انتخاب کیا ہوتا، تو دشمن، ہم سے اتنی دشمنی نہیں کرتا۔ پوری دنیا میں مختلف طریقوں سے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ممکن ہے کہ کچھ ذرائع ابلاغ ہمیں صراحت کے ساتھ برا بھلا نہ کہیں، لیکن یہ ان کی دوستی کی علامت نہیں ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے صراحتاً ہمیں برا بھلا کہا تو پوری دنیا کی اقوام کے دل ہماری طرف اور مائل ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ سیدھے طور پر برا کہنے کے بجائے ہم پر الزام لگاتے ہیں خود کو ہم سے نزدیک دکھاتے ہیں اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہیں، یہ سب ان کے ہتھکنڈے اور خباثتیں ہیں۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری برسی پر قائد انقلاب اسلامی کے بیان کا اقتباس [illegible]

آزادی وخودمختاری، اخلاقیات وروحانیت کے ہمراہ

ہمارے عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے اس انقلاب کے لئے ایک محکم لائحہ عمل اور اصول وضوابط بنائے اور انہوں نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ یہ انقلاب بڑی طاقتوں کے زیر اثر آجائے اور مسلط کردہ سیاسی دھاروں میں بہہ جائے۔

نہ شرقی، نہ غربی، جمہوری اسلامی یا خودمختاری، آزادی، جمہوری اسلامی جیسے نعروں نے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اوران کی راہ کوعوام کے لئے واضح کیا اوران نعروں کے معنی یہ تھے کہ یہ انقلاب ٹھوس اصولوں پر استوار ہے۔ یہ نہ تو مشرقی سوشلسٹ بلاک کے اصولوں سے وابستہ ہے اور نہ ہی مغرب کے لیبرل سرمایہ دارانہ نظام کے اصولوں سے۔ مشرق اور مغرب کی انقلاب سے دشمنی کا سبب بھی یہی ہے۔ انقلاب کی بنیاد ٹھوس اصولوں پر ہے، اس میں عدل وانصاف کے نفاذ، ملک کی آزادی وخودمختاری اور معنویت و اخلاق جیسی عوام کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والی قدروں پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ انقلاب، انصاف، حریت، عوام کی حاکمیت، روحانیت اور اخلاق پر مشتمل ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی چودھویں برسی کے موقع پر قائد انقلاب اسلامی کے بیان کا اقتباس [illegible]

فراموش شدہ اسلامی اقدار کا احیاء

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے طاق نسیاں کی زینت بن جانے والی اسلامی اقدار کو معاشرے کی عملی زندگی میں شامل کیا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے اہم جو کام انجام دیا وہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے سیاسی اور سماجی پہلوؤں کو زندہ کیا۔ جب سے سامراج نے اسلامی ملکوں میں قدم رکھا اس کی تمام تر کوشش یہی تھی کہ اسلام کو سیاست، سماجی مساوات، حریت پسندی اور خودمختاری کے پہلو سے عاری دکھائے۔ سامراج وتسلط پسند طاقتوں کوقوموں کو دبانے اور اسلامی ملکوں کے ذخائر پر اپنا تسلط بڑھانے کے لئے، اسلام کے سیاسی پہلوؤں کو اسلام سے الگ کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور سامراج اسلام کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ کیا کرتا تھا کہ اسلام حادثات اور واقعات کے سامنے تسلیم ہونے اور جارح قوتوں کے سامنے جھک جانے نیز ظالم و طاقتور دشمن کے سامنے سر جھکانے کا نام ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کے فراموش شدہ حقائق کو زندہ کیا۔ اسلام کی انصاف پسندی کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اس بات کو آشکار کیا کہ اسلام

امتیازی سلوک سماجی تفریق اور غلامی کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔عظیم الشان قائد امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے دن سے زندگی کے آخری لمحہ تک ،غریب، مستضعف اور محروم طبقوں کی حمایت کی اور ان پر تکیہ کیا۔ اسلامی نظام کی تشکیل کے آغاز سے اور دس سال تک اس نظام کی قیادت کے دوران تمام حکام اور ہم سب سے زور دے کر کہتے تھے کہ غریبوں کا خیال رکھیں کیونکہ آپ کو جو یہ مقام ملا وہ اسی غریب طبقہ کی جدوجہد کا ثمرہ ہے۔

اے ایران کی عظیم قوم ہم نے امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی اس نصیحت پر منصوبہ بندی، قانون سازی، لوگوں کو منصبوں پر فائز کرنے اور انہیں معزول کرنے کے سلسلے میں جہاں جہاں عمل کیا،ہمیں کامیابی ملی عوام کے سلسلے میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے جو سب سے اہم کام کیا وہ یہ تھا کہ جمہوریت کے مفہوم کو مغربی معنی ومفہوم سے یکسر الگ کر دیا۔مغربی منصوبہ ساز اور ان کے پٹھوؤں کی کوشش یہ تھی کہ اس بات کو عام کر دیں کہ جمہوریت دین کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعوے پر خط بطلان کھینچ دیا اور دینی بنیادوں پر جمہوریت یعنی اسی اسلامی جمہوریہ کو نمونہ کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے صرف علمی دلیل کی حد تک نہیں بلکہ عملاً اسے انجام دے کر دکھا دیا۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم کارنامے کے تئیں ہمارے فرائض

انقلاب کے ہاتھوں زخم کھائے اور گھات لگائے ہوئے دشمن برسوں اس موقع کی تلاش میں تھے اور آج بھی وہ سورج کے غروب کا انتظار کرنے والی چمگادڑوں کی طرح اپنے مذموم عزائم کو پورا کرنے کی کوشش میں ہیں،لیکن ایرانی قوم کے جذبات کی گرمی ایسی ہے کہ دوستوں کو اس سے راحت ملتی ہے اور دشمنوں کے پر جل جاتے ہیں، پھر وہ شیطانی پرواز کے قابل نہیں رہ جاتے۔ ہمارے رہبر کبیر انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم ورثاء جمہوری اسلامی نظام کے خلاف کی جانے والی ہر سازش کو ناکام بنا دیں گے۔ ہر مشکوک اقدام کے سلسلے میں ہم سب کو ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ عالمی

سامراج نے اسلامی انقلاب کی کامیابی سے اب تک، اسلامی جمہوریہ کو ختم کرنے کا خیال ایک لمحے کے لئے بھی ترک نہیں کیا ہے اور اسلامی نظام کو کمزور کرنے کے لئے ہر ممکن کاروائی کر رہا ہے۔ جب تک اسلامی جمہوریہ کے حکام اور ایرانی قوم، قومی وقار، خودمختاری اور اپنے اسلامی اصولوں کے پابند رہیں گے وہ ناقابل تسخیر بنے رہیں گے۔ اب تک خدا کے فضل وکرم سے، ایرانی قوم کے عزم وارادے کے سامنے عالمی سامراج کی سازش بے نتیجہ رہی ہے اور اس کے مکر وفریب کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس لئے میں قوم کے ایک ایک فرد سے اپیل کرتا ہوں کہ دشمن کی سازشوں کے مقابلے میں آمادہ و ہوشیاری کو انقلابی فریضہ سمجھیں اور دشمن کے مذموم سیاسی، تشہیراتی اور اقتصادی عزائم کو سمجھیں اور یہ جان لیں کہ آمادہ و ہوشیار رہنے سے دشمن کی سازش ناکام ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے عزیز رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ بار بار اس بات پر زور دیتے تھے اور اپنے وصیت نامہ میں بھی آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمارے بیچ اتحاد ہی، انقلاب کی کامیابی کا راز تھا اور یہی اس کی بقا کی کنجی ہے۔ قوم کا ایک دوسرے کے مخالف گروہوں میں بٹ جانا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر اڑ جانا، ہماری پوری قوم یا کم سے کم اس کی اکثریت سے وابستہ اہم اصولوں کو فراموش کر دینا، دشمن کو بھلا دینا اور اس کو بھلا دینے سے پہنچنے والے ناقابل تلافی نقصان کو نظر انداز کرنا، ایسی قوم کے لئے ایک المیہ ہے جو اپنے پامال شدہ حقوق کی بازیابی اور دوسروں پر انحصار سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

قائد انقلاب اسلامی کا ایرانی قوم سے خطاب میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی کا اقتباس ۱۴ خرداد ۱۳۷۲

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مشن سے وفاداری

ہم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے اور کوئی بھی اس بارے میں شک نہیں کرسکتا کہ ایرانی قوم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے سچی محبت کرتی ہے چنانچہ ہمیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

ان کے ہدف کو انقلاب کا نصب العین سمجھیں اور اس کی سمت بڑھیں۔ اپنی طرف سے کوئی نیا ہدف نہ بنالیں۔ امام کے بتائے ہوئے اہداف و مقاصد واضح ہیں اور انہیں سمجھنے کے لئے بہت غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے۔ کاتب تقدیر کا فیصلہ یہی تھا کہ اس کا نیک بندہ آگے بڑھتے بڑھتے یہ ذمہ داری دوسروں کو سونپ کر ملکوت اعلیٰ کی طرف پرواز کرجائے اور اس کے جوار میں پناہ لے لے تو ہم اس ذمہ داری کو یونہی نہیں چھوڑ دیں گے۔ قوم کا ایک ایک فرد اور ہر سطح کے عہدہ دار و حکام اس نکتے کو ذہن نشین کرلیں اور یہ عہد کریں کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے اور ان کے اہداف و مقاصد کے لئے کام کریں گے اسی صورت میں ہم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی سچی محبت کا ثبوت پیش کرسکیں گے اور اگر اس کے برعکس ہم ان کی جدائی میں روئیں، سر و سینہ پیٹیں، لیکن ان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلیں، تو ان سے ہماری محبت وعقیدت سوالیہ نشان لگ جائے گا۔ وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے راستے پر چلیں، اس سے منحرف نہ ہوں۔

انقلاب اسلامی کی کمیٹیوں کے حکام وممبران سے خطاب کا

اقتباس ۱۹۸۹/۶/۲

امام خمینی کا خلوص

برادران گرامی! امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا خلوص اور خدا کے ساتھ ان کے تقرّب اسی طرح عوام کی پرخلوص جدوجہد کے نتیجے میں ہم آج اس مقام پر ہیں، آئندہ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اگر ہمارا مقصد وہی ہے جو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد تھا تو ہمارے وسائل و ذرائع بھی وہی ہونے چاہئے جو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ خدا سے طلب نصرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کا وسیلہ تھا، تو آیئے ہم بھی خدا سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ کام صرف زبان سے نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لئے عمل میں خلوص اور ترک گناہ شرط ہے۔

انقلاب اسلامی کی کمیٹیوں کے حکام وممبران سے خطاب کا

اقتباس ۱۹۸۹/۶/۲

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی راہ پر گامزن رہنے کا عہد

ہم نے خدا سے عہد کیا ہے کہ ہم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے راستے پر جو اسلام وقرآن ومسلمانوں کی سربلندی کا راستہ ہے، چلیں گے۔ ''نہ مشرق نہ مغرب'' کی سیاست، مستضعفین ومظلومین کی حمایت، عظیم مسلمان قوم کی تحریک اور اتحاد کا تحفظ، عالمی سطح پر مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے والے عناصر پر قابو پانا، مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جدوجہد، غریب ومحروم طبقے کی مدد اور ملک کی تعمیر وترقی کے لئے سبھی وسائل وامکانات سے استفادہ کرنا، ہمارا اہم ترین منصوبہ ہے اور ان سب کے پیچھے جو مقصد کارفرما ہے وہ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا (اسلام کے پرچم کو دوبارہ لہرانا) اور قرآنی اقدار کا احیاء ہے۔ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

حاجیوں کے اجتماع سے خطاب کا اقتباس ۱۴۱۳ ۱ ۱۰

ایرانی قوم کو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

''خدا سے لو لگائیں، اسلام کے پابند رہیں اور اپنی صفوں میں انتشار نہ پیدا ہونے دیں''

ہمارے عزیز قائد، امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت میں ایک بات ایسی ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ انہوں نے کہا: جس چیز نے انقلاب کو کامیابی سے ہمکنار کیا وہی اس کی بقا کی ضامن ہے۔ یعنی خدا پر توکل، اسلام پر ایمان، اسلامی احکام کی بجا آوری اور اتحاد، انقلاب کی کامیابی اور اس کی بقا کی کنجی ہے۔ یہ ایک ایسی نصیحت ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آج ہمارے ملک پر اتحاد اور خلوص کا سایہ ہے۔ یہ سب کچھ عظیم انقلاب اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ وجود کا ثمرہ ہے۔ اس عظیم مرد الٰہی کی رحلت کے بعد بھی آپ کا خلوص سرچشمہ برکات بنا ہوا ہے۔ اس خلوص نے دلوں کو باہمی محبت کے رشتہ سے جوڑ دیا اور رشتوں کو مستحکم بنایا ہے۔ آپ کا اتحاد و یکجہتی اور حکومت سے آپ کا

تعاون اور گہرا رشتہ ساری دنیا کے لئے حیرت انگیز ہے۔ دشمن اسے دیکھ کر مایوسی کا شکار ہو گیا ہے ۲۱۶ میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد سے انقلابی تحریک میں نئ جان آ گئ اور یہ تحریک آگے بڑھنے لگی۔ اس کے نتائج حاصل ہونے لگے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں خدا کا یہ لطف تھا کہ ان کے وجود میں اس نے یہ ساری برکتیں ودیعت کی تھیں اور ان کی وفات اور ملکوت اعلی کی طرف پرواز کے وقت بھی خدا کی خاص نعمتیں اور برکتیں ان کے شامل حال تھیں جو اس بات کا سبب بنیں کہ ان کی رحلت کے بعد بھی انقلاب اسلامی، کامیابی کے ابتدائی دنوں کی طرح ہی آگے بھی ترقی کرتا رہے اور دنیا میں اس کی عظمت قائم ہو جائے۔ اس انقلاب نے دشمن کو مایوس کر دیا۔ آج ہم امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کی برکت سے، دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہے ہیں۔ کوئی یہ خیال بھی نہ لائے کہ اسلامی جمہوریہ ایران اپنے اندر کسی طرح کسی کمزوری کا احساس کر رہا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم اپنے معاملوں کو خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھائیں گے اور اپنے اصولوں، اپنے دین اور مسلمان بھائیوں کے مفادات کے مطابق دیگر ملکوں سے بھی اپنے تعلقات کو مستحکم کریں گے۔ اس بات کو یاد رکھئے کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا تاکید کی ہے کہ اتحاد و بیداری سبھی کامیابیوں کا راز ہے۔ اگر لوگوں میں اتحاد و بیداری نہ ہو تو ایرانی قوم ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا پائے گی، لیکن اگر لوگوں نے اس راز کو سمجھ لیا اور اس کا خیال رکھا تو خدا بھی ان کی مدد کرے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد رب العزت ہے:

جنہوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم اپنے راستوں کی طرف ان کی ہدایت کریں گے۔

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کے ساتھ ہے اور خدا کا وعدہ سچا ہے۔ الحمدللہ خدا ایرانی قوم کے ساتھ ہے اور اس عظیم و بے نظیر مرد الٰہی کا وجود ہمارے لئے ایک حقیقی نعمت تھی۔ آج بھی آپ کی نصیحتیں ہمارے لئے بہترین نعمت ہے کیوں کہ ان کے

کلام کا سرچشمہ خدا وانبیاء کا کلام ہے۔ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اوراس پر عمل کرنا چاہئے۔

خوزستان کے علماء، حکام اورعوام سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس [illegible]

امام خمینی کی تعلیمات پرغوراورانہیں ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی ضرورت

آج ایرانی قوم کا کہ جوامام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی شیدائی اوران کودل وجان سے چاہنے والی ہے،اس کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ ان کی تعلیمات پیش نظر رکھے۔رہبر کبیرانقلاب کی شخصیت،جس نے پوری دنیا پراپنے اثرات چھوڑے ہیں،ان کی تعلیمات، بیانات اور ہدایات کی شکل میں آج بھی ہمارے سامنے ہے۔البتہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو سمجھنے کے لئے ابھی ہمیں کافی فاصلہ طے کرنا ہے اوراس بات میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ اس عظیم ملکوتی انسان کی شخصیت کے بہت سے پہلو ابھی بھی ہمارے لئے ناشناختہ ہیں۔ہم نزدیک سے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھا کرتے تھےلیکن اتنی جلدی اس بزرگ شخصیت کے سبھی پہلوؤں کو سمجھنا ممکن نہیں ہے۔اس بزرگ وگرانقدر انسان کی شخصیت اور شخصیت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے بڑے غور وفکر کی ضرورت ہے اور ہمارے لئے بھی، جوامام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ہیں،اتنی جلدی ان کی شخصیت کا ادراک ممکن نہیں ہےلیکن اس بزرگ شخصیت کے بیانات ہمارے لئے سبق آموز ہیں اور یہ بیش بہا خزانہ ہے جو ہمارے اختیار میں ہے۔امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پرغور وفکر سے ہم اس عظیم شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا ادراک کرسکتے ہیں اوراس سے ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کی راہ واضح ہوسکتی ہے۔ ان تعلیمات کو چند جملوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہر وقت اور ہر مرحلے میں ان کی تعلیمات ہمارے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔عالمی سطح پر ایران کے تعلق سے جوصورت حال ہے اوراقوام عالم کے نزدیک ایرانی قوم کو جو پوزیشن حاصل ہوچکی ہے اس کے پیش

نظر، ہمارے ہردلعزیز امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی اہم تعلیم یہ ہے کہ ہم اس اتحاد ویکجہتی کو قائم رکھیں جو مشیت الٰہی سے ہمیں نصیب ہوئی ہے۔آج ایرانی قوم کے درمیان انقلاب کے ابتدائی دس برسوں کی بہ نسبت زیادہ اتحاد ہے اور یہ بھی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی ملکوتی شخصیت کی برکات کی بنا پر ہے۔

زنجان، نہاوند اور کاشمر کے علماء وحکام اور عوام سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس [illegible]

چار جون کی تلخ یادوں کے ساتھ یہ شیریں حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے کہ مرحوم امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) اگر چہ ہمارے بیچ نہیں رہے لیکن ان کی زندہ جاوید تعلیمات وافکار ووصیت ہمارے پاس ہے اور خدا کے فضل وکرم سے کوئی بھی طاقت اس نعمت کو سلب کر پائے گی اور نہ ہی اسلامی جمہوریۂ ایران کو اس کے بانی ومعلم سے جدا کر پائے گی۔

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی دوسری برسی پر، قائد انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس [illegible]

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ کچھ یادیں

خدا جانتا ہے کہ ان دس سالوں کے دوران، اس دن کے خیال سے دل ہمیشہ لرز اٹھتا تھا۔ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بنا دنیا کا رنگ کیا ہوگا۔اسی لئے ہم نے کئی بار امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا: ہماری خدا سے اہم دعا یہی تھی کہ مجھے آپ سے پہلے اس دنیا سے اٹھالے۔جب امام خمینی کی طبیعت بگڑ رہی تھی میں نے آئین پر نظر ثانی کرنے والی کونسل کے کچھ اراکین کو بلایا اور کہا کہ امام کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں نظر ثانی کے کام میں تھوڑی تیزی لانی چاہئے اور اس کے مکمل ہونے کی خوش خبری امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کو اسپتال میں دینی چاہئے تا کہ انہیں اطمینان حاصل ہوجائے۔واقعاً اس ممکنہ لمحے کے تصور سے میرا دل لرزتا تھا۔شاید اس کے کچھ ہی گھنٹوں کے بعد یہ خبر پہنچی کہ یہ

نعمت الٰہی اور گوہر نایاب ہم سے چھن گیا ہے۔

فوج کے اعلیٰ افسروں اور اہلکاروں سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب کا اقتباس [illegible] ۱

امام خمینی کے بعد ہم یتیم ہو گئے

قوم کے روح رواں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت اور قوم سے آپ کی جدائی کے بارے میں کچھ کہنا بڑا سخت اور دشوار کام ہے ہم تو یتیم ہو گئے۔ دس سال قبل جب آپ کو دل کا دورہ پڑا آپ کے چاہنے والے افراد جن میں سے بڑی تعداد جام شہادت نوش کرنے کے بعد اس وقت ملکوت اعلی کی زینت بنی ہوئی ہے، پروانہ وار قم پہنچے۔ آپ کو تہران لایا گیا اور دل کے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ایک ایک پل بڑی مشکل سے گزرتا تھا، ایک انجانا خوف ہر آن ستاتا۔ بارگاہ پروردگار میں ہم سب کی ایک ہی دعا اور التجا تھی کہ خدایا بشریت کی رگوں میں زندگی بھر دینے والے اس پاکیزہ دل کو شفا بخش دے۔ ہماری قوم کی دعا سن لے۔ اپنے عزیز قائد کی جدائی کا تصور ہمارے لئے جان لیوا تھا، ہمیں ایسا لگتا تھا کہ گویا دنیا اندھیری ہو جائے گی۔ آج ہمارے سامنے یہی دشوار پل ہے ہم پر مصیبت عظمیٰ ٹوٹ پڑی ہے۔ کیا اس سے بھی بڑی کوئی مصیبت ہو سکتی ہے

کمانڈروں اور اسلامی انقلاب کی مختلف کمیٹیوں کے اراکین سے بیعت کے موقع پر خطاب سے اقتباس [illegible] ۲

آپ سب نے دیکھا کہ آپ کے امام رحمۃ اللہ علیہ وصیت نامے کے آخر میں ایسے معاملات کی جانب اشارہ کیا گیا جن پر امام اس سے قبل خاموش تھے۔ بنی صدر کے زمانے میں جب میں امام کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فرماتے تھے کہ وہ میرے حوالے سے جو کچھ کہتا ہے وہ غلط ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لہٰذا جو بات بھی ہوتی آپ اس پر فوراً مشتعل اور آشفتہ نہیں ہوتے اور اس کا فوری جواب بھی نہیں دیتے تھے۔ یہ متانت، بردباری، حلم، نفس پر قابو اور وسیع القلبی کی اعلی مثال ہے۔ جس میں بھی یہ صفات ہونگی وہ

عظیم انسان ہوگا۔ساتھ ہی اگر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) میں روحانیت ، خدا سے رابطہ، رضائے الٰہی کے لیے اقدام، تقویٰ، ذمہ داریوں کی ادائیگی جیسی اہم صفات نہ ہوتیں تو انقلاب کامیاب ہوتا اور نہ ہی آپ لوگ اس طرح ان کے گرویدہ ہوتے ، وہ نہ تو دنیا میں ایسی ہلچل مچا سکتے تھے اور نہ ہی دشمن کے رعب و دبدبے اور دھمکیوں کے سامنے پہاڑ کی مانند سینہ سپر ہو سکتے تھے۔

اسی حوالے سے ایک واقعہ میرے ذہن میں محفوظ ہے جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔سن ۶۲ کے اختتام سے چند دن قبل امام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے فرزند رشید جناب احمد خمینی بھی تشریف فرما تھے کسی امام معصوم کا یوم ولادت نزدیک تھا ہم نے امام سے درخواست کی کہ حسینیہ جماران میں لوگوں سے ملاقات فرمائیں۔امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) نے دوٹوک انداز میں کہا کہ میں ملاقات نہیں کرسکتا۔اس کے بعد میرا مشہد جانا ہوگیا، اچانک امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کو دل کی کوئی تکلیف پیدا ہوئی جناب احمد خمینی نے جن کا قوم پر بڑا احسان ہے اور جنہوں نے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی خدمت کی ہے،فوری طور پر ضروری طبی وسائل مہیا کئے۔

جب ہسپتال میں امام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کی ، کتنا اچھا ہوا جو آپ نے اس رات عوام سے ملاقات پر ہمارے اصرار کو قبول نہیں فرمایا ورنہ اگر لوگوں کے ساتھ ملاقات کی خبر جاری ہوجاتی اور لوگ آپ سے ملاقات کے لیے آجاتے اور اس وقت آپ اس حالت میں لوگوں سے ملاقات نہ کر پاتے تو اس کا دنیا میں منفی انداز میں پروپیگنڈا کیا جاتا۔آپ نے بالکل صحیح فیصلہ کیا تھا۔انہوں نے میری بات کے جواب میں فرمایا: جہاں تک میں سمجھا ہوں، ایسا لگتا ہے کہ انقلاب کے آغاز سے اب تک ایک غیبی ہاتھ ہے جو تمام کاموں میں ہماری رہنمائی اور پشت پناہی کررہا ہے۔

عوام اور شہداء کے خاندانوں کے جذبات اور محاذ جنگ پر مجاہدین کا خلوص امام رحمۃ اللہ علیہ کی حالت دگرگوں کئے دیتا تھا۔میں نے کئی مرتبہ امام رحمۃ اللہ علیہ کو، مجالس اور ذکر مصائب

سید الشہدا کے علاوہ، روتے دیکھا ہے۔ جب بھی عوام کے ایثار و قربانی کی بات امامؒ کے سامنے ہوتی آپ کی حالت منقلب ہو جاتی۔ مثال کے طور پر جب تہران کی نماز جمعہ کے دوران، محاذ جنگ کی امداد کے لیے بچوں کی دی ہوئی غلقوں کو توڑا گیا تھا اور پیسوں کا ڈھیر لگ گیا، امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اسپتال میں تھے آپ ٹی وی پر یہ منظر دیکھ کر بہت متاثر ہوئے، میں ان کے پاس تھا، مجھ سے فرمایا: تم نے دیکھا ان بچوں نے کیا کر دکھایا! اور میں نے دیکھا کہ اس لمحے آپ آبدیدہ ہو گئے اور رونے لگے۔

انقلاب اسلامی کی مختلف کمیٹیوں کے اراکین سے وفاداری کا عہد لینے کی تقریب میں خطاب سے اقتباس [illegible] ۲

آپ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ذکر خدا اور نماز و دعا میں مصروف رہے۔ حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند الحاج احمد خمینی کہا کرتے تھے: امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیات کے آخری دن دوپہر تک بستر پر لیٹے مسلسل نماز پڑھ رہے تھے۔ کافی دیر گزر گئی تو آپ نے پوچھا نماز ظہر کا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ نے ظہر اور عصر کی نماز، نوافل کے ساتھ پڑھنا شروع کی۔ نماز ختم کرنے کے بعد آپ تعقیبات میں مشغول ہو گئے اور کوما کی حالت میں جانے تک مسلسل ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر'' کہتے رہے۔ یہ ہمارے لیے ایک سبق ہے۔ ہم اگر اپنے رہبر سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں ان کے کاموں اور کردار پر توجہ دینا چاہیے اور ان سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

انقلاب اسلامی کی مختلف کمیٹیوں کے اراکین سے وفاداری کا عہد لینے کی تقریب میں خطاب سے اقتباس [illegible] ۲

انہوں نے ہمیشہ عوام اور قوموں پر ہی بھروسہ کیا۔ بیرون ملک دورے سے قبل امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ایک ایسا معاملہ درپیش تھا جس پر میں نے آپ سے کہا کہ اس معاملے پر دنیا میں ہمارے خلاف بڑا پروپیگنڈا ہو رہا ہے البتہ میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا تھا ورنہ مجھے بھی عالمی ہنگامہ آرائی کا کوئی خوف تھا اور نہ ہی کوئی

ڈر، میں نے سارا ماجرا سنایا۔

آپ ساری دنیا کی خبروں کا بڑے قریب سے ناقدانہ جائزہ لیا کرتے تھے اور شاید عالمی خبریں دوسروں سے پہلے امامؒ تک پہنچ جایا کرتی تھیں۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے جواب میں تائیدی مسکراہٹ کے ساتھ کہا: ہاں مجھے معلوم ہے، لیکن قومیں ہمارے ساتھ ہیں اور وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا۔ اس دورے میں ہمارے ساتھ قوموں کی حمایت ایسی کھل کر سامنے آئی کہ سب حیران رہ گئے۔ بنابرایں آپ اپنے دوستوں کو بھی بخوبی پہچانتے تھے اور دشمنوں کو بھی، دوستوں پر اعتماد اور بھروسہ کیا کرتے تھے۔ آپ جیسے وفادار عوام ہی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے دوست تھے اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ (ایرانی قوم) کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔

نماز جمعہ کے خطبات سے اقتباس

انقلاب اسلامی کے آغاز سے آج تک مسلسل ذمہ داریاں نبھانے کے دوران، امیر المومنین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا وہ جملہ ہمیشہ میرے مدنظر رہا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں اذا اشتدّ بنا الحراق التجینا برسول اللّٰہ جب جنگوں میں ہمیں دشوارترین حالات کا سامنا ہوتا تھا تو ہم دامن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پناہ لیتے تھے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام کا یہ جملہ مجھے یاد آتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہ ہم پر بھی صادق آتا ہے۔ متعدد بار ایسا ہوا ہے کہ مختلف مسائل اور مشکلات کے بارے میں دیگر عہدیداروں کے ساتھ بیٹھ کر تبادلہ خیال کرتے اور مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتے اور پھر مسئلے کو امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے جاتے اور وہ اپنی باریک بینی، قوت ایمانی کے ذریعے مشکل کو حل کر دیا کرتے۔ خدا گواہ ہے، میں نے اپنی پوری زندگی میں خدا پر اس حد تک بھروسہ اور اس سے امید رکھنے والا کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا ہے۔ وہ مشکلات اور گتھیاں بآسانی سلجھا دیتے تھے۔ آج وہ ہمارا سرپرست، مضبوط آسرا اور ہماری ڈھارس جو مشکلات میں ہماری پناہ گاہ تھا، ہمارے

درمیان نہیں ہے۔

صدر کی تقرری کی تقریب سے قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

ایک (جنگی) قیدی کی ماں نے، نہیں معلوم تبریز میں یا کہیں اور، مجھ سے کہا کہ میرا بیٹا اسیر تھا، آج خبر آئی ہے کہ وہ شہید ہو گیا ہے۔ آپ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جائیں تو ان سے کہہ دیں کہ (میرا بیٹا) آپ پر قربان، میں پریشان نہیں ہوں۔ وہ خاتون عجیب حال میں تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ مجمع کو ہٹاتی ہوئی آگے آرہی ہے۔ لوگ آنے نہیں دے رہے تھے، میں نے کہا اسے آنے دیجئے، دیکھیں یہ خاتون کیا کہنا چاہتی ہے۔ وہ آئی اور اس نے یہ بات مجھ سے کہی۔ اس کی اس بات سے میں بہت متاثر ہوا۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، پہلے تو بتانا بھول گیا، باہر آیا تو یاد آیا، وہاں جو صاحب موجود تھے میں نے ان سے کہا کہ امامؒ سے کہیں کہ ایک بات رہ گئی ہے۔ آپ (امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ) صحن کے دروازے پر تشریف لائے، میں بھی وہاں گیا اور جب اس خاتون کی بات ان کو بتائی تو امام کا چہرا متغیر ہو گیا، آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ مجھے پچھتاوا ہونے لگا کہ میں نے کیوں ان سے یہ بات ذکر کی۔

امام خمینی کی پہلی برسی کی مہتمم کمیٹی کے ارکان کے ساتھ ملاقات میں قائد انقلاب اسلامی کے خطاب سے اقتباس

وہ اپنی ذات کے لیے کسی چیز کے خواہشمند نہیں تھے۔ الحاج احمد خمینی مرحوم جو امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کو بہت عزیز تھے اور بارہا ہم نے امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) سے سنا کہ یہ (احمد خمینی) مجھے بہت عزیز ہیں۔ وہ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی اس دس سالہ قیادت اور رہبری کے دوران ایک گھر بھی نہیں خرید سکے۔ ہم بارہا گئے اور ہم نے دیکھا ہے کہ امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کے فرزند عزیز جناب احمد خمینی، حسینیہ (جماران میں) جہاں امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) مقیم تھے، پچھلے حصے میں واقع باغیچے کے دو تین کمروں میں رہتے تھے۔ وہ عظیم انسان اپنے لیے،

دنیاوی مال ومتاع کے طالب نہیں تھے، جو تحفے تحائف ان کے لیے لائے جاتے تھے وہ انہیں بھی راہ خدا میں دے دیا کرتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہوتا اور جس کا بیت المال سے کوئی تعلق بھی نہیں تھا وہ بھی بیت المال کی مد میں دے دیا کرتے تھے۔ یہ انسان کے زہد وتقوی کا یہ عالم تھا کہ اپنے عزیز ترین فرزند کو دو چار لاکھ روپے کا گھر بھی دلانے کو تیار نہیں تھے جبکہ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے پاس سے کروڑں تومان، مختلف علاقوں کی ترقی، غریبوں اور سیلاب زدگان کی مد میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ہمیں معلوم تھا کہ بہت سے معاملات میں امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کا ذاتی سرمایہ لوگوں پر خرچ کیا جاتا تھا۔ یہ سرمایہ وہ تحائف تھے جو امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کے عقیدتمند اور چاہنے والے امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔

وہ انسان جس کا عزم وارادہ قوم کے دشمنوں کو لرزہ براندام کر دیتا تھا، جو دیوار کی طرح مستحکم اور پہاڑ کی طرح ثابت قدم تھا، جب بھی کوئی انسانی اور جذباتی مسئلہ درپیش ہوتا تو انتہائی رحمدل، مہربان انسان کامل دکھائی دیتا تھا۔ میں یہ بات پہلے بھی نقل کر چکا ہوں کہ میرے ایک سفر کے دوران، ایک خاتوں نے مجھ سے آ کر کہا تھا کہ میری جانب سے امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) سے کہہ دیجئے گا کہ میرا بیٹا جنگ میں اسیر ہو گیا تھا اور اب خبر آئی ہے کی وہ شہید ہو گیا ہے۔ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے لیکن مجھے کوئی غم نہیں، میرے لئے آپ کی سلامتی زیادہ اہم ہے۔ مجھ سے یہ بات اس خاتون نے انتہائی جذباتی انداز میں کہی تھی۔ میں جب امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت حاضر ہوا، امام (خمینی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے تھے میں نے یہ بات ان سے کہہ دی، میں نے دیکھا کہ استقامت ووقار کا وہی کوہ گراں، اس طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا جیسے کوئی تناور درخت طوفان کے باعث ٹوٹ جاتا ہے۔ان کی روح اس خاتون کی اس بات سے شدید طور پر متاثر ہوئی تھی۔

نماز جمعہ کے خطبات سے اقتباس

ایک رات، خصوصی میٹنگ کے دوران، الحاج احمد خمینی مرحوم اور دیگر دو تین افراد

کے ساتھ میں بیٹھا ہوا تھا۔ امام بھی تشریف فرما تھے۔ ہم میں سے کسی نے کہا: امام آپ روحانی مقام پر ہیں، منزل عرفان پر فائز ہیں، ہمیں کچھ نصیحت کیجئے اور رہنمائی فرمائیے۔ اس عظیم انسان نے جو روحانیت و معنویت کی اس عظیم منزل پر فائز تھے، ایک شاگرد کے اس مختصر سے تعریفی جملے پر (البتہ ہم سب امام کے شاگرد اور ان کے بیٹوں کی مانند تھے اور وہ بھی ہمارے ساتھ باپ جیسا سلوک کیا کرتے تھے) شرمندگی اور انکساری میں ایسے ڈوب گئے کہ ہم سب کو بڑی تعجب ہوا۔ درحقیقت یہ بات کہہ کر ہم خود ہی شرمندہ ہو گئے۔

❁ ❁ ❁